Postal Reg. No: PB/1023/2000

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49 — شمارہ 30

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

24 ربیع الثانی 1421 ہجری 27 وفا 1379 ہش 27 جولائی 2000ء

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

لندن 15 جولائی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔
کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دعاؤں کا تذکرہ اور تفصیل بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

میرا رب تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تمہاری دُعا نہ ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دُعاؤں کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرمودہ ۷/ جولائی ۲۰۰۰ء

قادیان (ایم ٹی اے) تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۸۶ کی تلاوت کی اور ترجمہ بیان فرمایا پھر فرمایا ابھی دُعاؤں کے ذکر کا سلسلہ جاری ہے اور آج سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کا ذکر شروع ہوگا فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت سی دُعائیں قرآن کریم کے الفاظ میں عطا کی گئیں اسی طرح بعض دُعائیں ایسی ہیں جن میں کچھ قرآن کریم کا حصہ شامل ہے اور کچھ ایسی ہیں جن میں کچھ حصہ دوسرا شامل ہے پوری کی پوری بالکل قرآن کریم کی آیت نہیں اسی طرح کچھ دُعائیں آپ کو الہاماً سکھائی گئیں کہ یہ دُعائیں مانگو اور جماعت کو بھی انہی کی تلقین کرو۔ فرمایا سب سے پہلی الہامی دُعا حضورؑ کو ہوئی وہ ہے تریاق القلوب صفحہ ۶۰ پر قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاءُكُمْ یعنی ان کو کہہ دے میرا خدا تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تمہاری دُعا نہ ہو۔ پھر اَفَمَنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ پس وہ کون ہے جو مجبور اور لاچار کی دُعا کو سنتا ہے۔ جب وہ اسے پکارے پھر آئینہ کمالات اسلام میں یہ دُعا درج ہے اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے یعنی تم مجھے پکارو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔

پھر تذکرہ صفحہ ۸۱ پر یہ درج ہے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ میں دُعا کرنے والے کی دُعا سنتا ہوں جب وہ مجھ سے دُعا کرے پھر ایک خوشخبری ہے دُعَاءُكَ مُسْتَجَابٌ۔ پھر الہام ہوا۔ اُجِيْبَتْ دَعْوَتُكَ کہ تیری دُعا قبول کر لی گئی۔ پھر حقیقت الوحی میں یہ دُعا ہے میں تیری ساری دُعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں فرمایا حضورؑ کے شرکاء جو آپ کو بہت دکھ دیتے تھے ان کے حق میں اگر دُعائیں کی گئیں تو وہ میں قبول نہیں کروں گا قرآنی دُعائیں جو حضورؑ کو الہام ہوئیں ان میں سے یہ بھی ہیں اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ (سورہ یوسف آیت ۶۵) اللہ ہی بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ پھر رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ اے میرے رب مجھے صدق والی جگہ میں داخل فرما۔ پھر ہے رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى میرے رب مجھے دکھا تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے پھر وہ دُعا جو میں اکثر طالب علموں کو کہتا ہوں کہ کیا کریں رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا پھر سورہ یوسف کی ۳۴ ویں آیت رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ اے میرے رب قید خانہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جس طرف وہ مجھے بلاتی ہیں۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ پھر رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔ پھر ہے رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان واضح فیصلہ فرمادے۔ اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے پھر حضور نے قرآنی دعاؤں سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض راہنما ارشادات پیش فرماتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دُعا سکھلائی رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ یعنی اے خدا مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے فرمایا کہ دُعا بھی اللہ تعالیٰ نے دیکھو کیسے قبول فرمائی ایک حضرت مسیح موعودؑ کے دل سے یہ دُعا اُٹھی اور آج کروڑوں احمدی ہو چکے ہیں بلکہ ایک ایک سال میں کروڑوں احمدی بن رہے ہیں سارا انڈونیشیا بھی گواہ ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کو اکیلا نہیں چھوڑا اور آپ کی گریہ وزاری کو قبول فرمایا۔

ایک دُعا ہے جو حضور علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت کی ہے کہ آخری رکعت میں یہ دُعا ضرور پڑھا کرو۔ یعنی جب رکوع کے بعد کھڑے ہوتے ہو۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ فرمایا قعدے میں بیٹھنے کے بعد یہ دُعا کی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا جس کو توفیق ہو ممکن ہو ضروری نہیں کہ ہر دفعہ کھڑے ہونے کے بعد ضرور کی جائے لیکن جو کر سکتا ہے وہ ضرور کرے۔ یعنی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور ہمیں آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ حضور نے حضرت آدم علیہ السلام کی ایک مقبول شدہ دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کو چاہئے کہ انہی الفاظ میں دُعائیں کرتی رہے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ یعنی اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں ہونگے۔ ایک دُعا جو حضرت نواب مبارکہ بیگم نور اللہ مرقدھا کو کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری جماعت سے کہہ دو یہ دُعا بہت کثرت سے پڑھیں رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ فرمایا پس آجکل جو جماعت کو کثرت سے ترقی نصیب ہو رہی ہے یہ انڈونیشیا میں بھی بہت بیعتیں ہوئی ہیں بہت آئندہ ہونگی۔ بہت بڑھ چڑھ کر انشاء اللہ جماعتیں انڈونیشیا میں ترقی کریں گی۔ میں پہلے بھی نصیحت کرتا رہا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشفی پیغام کے بعد پھر خصوصاً تاکید کرتا ہوں یہ دُعا کیا کریں اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کر نا یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

اسکے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اور الہامی دُعاؤں کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ لوگوں کو حضورؑ کی الہامی دُعائیں بھی کرنی چاہئیں جو حضورؑ نے اپنی بیوی کے لئے کی ہیں۔ رَبِّ اَصِحَّ زَوْجَتِيْ اے میرے رب میری بیوی کو صحت دے پھر ہے رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِيْ هٰذِهٖ وَاجْعَلْ لَهَا بَرَكَاتٍ فِي السَّمَاءِ وَ بَرَكَاتٍ فِي الْاَرْضِ کہ اے میرے رب میری اس بیوی کو شفا دے اور اس کیلئے آسمان و زمین سے برکات عطا فرما اسی طرح حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد دُعائیں بیان فرمائی۔ اور آخر پر دُعاؤں کی اہمیت و برکات پر مشتمل حضور علیہ السلام کا ایک اقتباس حضور انور نے پیش فرمایا۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ نئی صدی کے اختتام سے قبل انڈونیشیا سب سے بڑا احمدی مسلم ملک ہوگا۔ انشاء اللہ

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے لمبے صبر اور حوصلہ اور دعاؤں کے بعد

آج وہ وقت آیا ہے کہ خلیفۃ المسیح آپ میں موجود ہے

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ انڈونیشیا کی مختصر جھلکیاں)

مکرم عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر) نے جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دورہ انڈونیشیا میں قافلہ کے ایک ممبر ہونے کی سعادت حاصل ہے، حضور انور کے سفر کے ابتدائی چند دنوں کی مصروفیات کی جھلکیوں کے طور پر جو مختصر رپورٹ بھجوائی ہے وہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے:۔

مورخہ ۱۹/ جون ۲۰۰۰ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیتھرو ائرپورٹ سے KLM کی فلائٹ کے ذریعہ سوا تین بجے سہ پہر انڈونیشیا کے پہلے تاریخی سفر پر روانہ ہوئے۔ انڈونیشیا کی تاریخ میں کسی بھی خلیفۂ وقت کا یہ پہلا دورہ ہے۔ ہالینڈ کے مقامی وقت کے مطابق سوا پانچ بجے کے قریب جہاز ایمسٹرڈیم پہنچا جہاں مکرم امیر صاحب ہالینڈ، مبلغین کرام، مکرم عبد الحمید صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ و صدر لجنہ نے دیگر ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور نے ائرپورٹ پر قریباً تین گھنٹے VIP لاؤنج میں قیام فرمایا۔ دوران قیام حضور انور نے ہالینڈ کے احباب سے گفتگو فرمائی اور خصوصیت سے انڈونیشیا کی تاریخ اور وہاں ابتدائی مبلغین کی آمد اور ان کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب کے بارش والے واقعہ کا ذکر کیا اور شاہ محمد صاحب اور دیگر مبلغین کی قید اور معجزانہ رنگ میں ان کی رہائی کا ذکر کیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ انہیں رہائی کے دن اور وقت سے پہلے ہی آگاہ فرما دیا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ انڈونیشیا کی زمین میں احمدیت کی تائید و صداقت میں معجزات رونما ہوئے ہیں۔ حضور محبت بھرے انداز میں انڈونیشیا کا ذکر فرماتے رہے اور ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ کسی بھی خلیفۂ وقت کا یہ انڈونیشیا کا پہلا دورہ ہے۔ رات پونے نو بجے ایمسٹرڈم سے انڈونیشیا کے تاریخی سفر کے لئے روانگی ہوئی۔ تقریباً بارہ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد جہاز سنگاپور کے مقامی وقت کے مطابق ساڑھے تین بجے سنگاپور کے نیشنل ائرپورٹ Changi پر اترا۔ یہاں جہاز کا قیام ایک گھنٹہ سے زائد کا ہوتا ہے اس لئے مسافروں کو جہاز سے باہر آنے کی اجازت ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور انور بھی شرف دیدار حاصل کرنے کے لئے آنے والے اپنے خدام کو شرف ملاقات بخشنے کے لئے کچھ وقت کے لئے VIP لاؤنج میں تشریف لائے اور ائرپورٹ پر آنے والی فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔ انڈونیشیا کی جماعت کی نمائندگی میں مکرم عبد القیوم صاحب اور مکرم عبد الکافی صاحب حضور انور کے استقبال کے لئے انڈونیشیا سے سنگاپور آئے ہوئے تھے۔ سنگاپور ائرپورٹ پر حضور انور نے چالیس منٹ کے قریب قیام فرمایا اس کے بعد انڈونیشیا کے لئے روانگی ہوئی۔ انڈونیشیا سے آنے والا وفد بھی اسی جہاز میں ساتھ انڈونیشیا گیا۔

سنگاپور سے ایک گھنٹہ پندرہ منٹ کی فلائٹ کے بعد جہاز انڈونیشیا کے انٹرنیشنل ائرپورٹ Sukarno-Hatta پر اترا اور وہ تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا جب پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کے قدم انڈونیشیا کی سرزمین پر پڑے۔ جہاز کے دروازے پر مکرم امیر صاحب انڈونیشیا، مبلغ انچارج، صدر خدام الاحمدیہ، صدر انصار اللہ، صدر لجنہ اور بعض مبلغین و دیگر سرکردہ احباب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کو ائرپورٹ کی VIP گاڑیوں میں VIP لاؤنج میں لے جایا گیا جہاں پروفیسر دوام نے حضور انور کو پھولوں کا ہار پہنایا اور خوش آمدید کہا۔ VIP لاؤنج میں دیگر سرکردہ احباب، مجلس عاملہ کے ممبران اور مبلغین موجود تھے۔ حضور انور نے سبھی کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور نے پروفیسر دوام صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا آپ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ (پروفیسر دوام قبل ازیں لندن آچکے ہیں اور انہوں نے لندن میں حضور انور سے وعدہ کیا تھا کہ اب ہم آپ کو اپنے ملک ضرور لے کر آئیں گے۔ ویزوں کے حصول اور راستہ کو ہموار کرنے کے لئے موصوف نے بیحد کوشش کی ہے۔ جزاہ اللہ)

ائرپورٹ سے باہر بڑی تعداد میں احباب جماعت مرد و زن موجود تھے۔ جب حضور انور باہر تشریف لائے تو سبھی نے والہانہ انداز میں ہاتھ ہلا ہلا کر اور نعروں کے ذریعہ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ہر ایک کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو رواں تھے۔ عورتیں بچے سبھی رو رہے تھے اور ہر طرف سے حضور، حضور کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ائرپورٹ سے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اور وہاں پر استقبال کے لئے آئے ہوئے احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ ائرپورٹ سے رہائش گاہ تک پولیس کی گاڑی نے Escort کیا۔ نماز مغرب و عشاء حضور انور نے جکارتہ کی سنٹرل مسجد بیت الھدایۃ میں پڑھائیں اور اس موقع پر تمام نمازیوں کو شرف مصافحہ بخشا اور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے۔

۲۱/ جون ۲۰۰۰ء: صبح نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ نے بیت الھدایۃ میں پڑھائی۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ صبح پونے دس بجے پارلیمنٹ ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی جہاں چیئرمین نیشنل اسمبلی جناب امین الرئیس صاحب نے حضور انور سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات ۳۵ منٹ جاری رہی۔ دوران ملاقات مکرم امین الرئیس صاحب کے دو نائبین بھی موجود تھے۔ اس ملاقات میں حضور انور کے ساتھ مکرم امیر صاحب انڈونیشیا اور چند دیگر احباب کے علاوہ قافلہ کے ممبران بھی تھے۔

دوران ملاقات امین الرئیس صاحب نے ملک کو پیش آمدہ مختلف مسائل پیش کر کے حضور انور کی خدمت میں ان کے دور کرنے کے لئے رہنمائی کے لئے اور دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے انہیں بتایا کہ کس طرح وہ ان مشکلات سے نکل سکتے ہیں اور یہ کہ ہم باہمی تعاون کے ذریعہ آپ کے مسائل کے حل میں آپ کی مدد کریں گے۔ حضور نے فرمایا میں آپ کے لئے دعا کر رہا ہوں۔ اس ملاقات کی خبر انڈونیشیا کے نیشنل اخبار میں تصویر کے ساتھ شائع ہوئی۔ اور نیشنل ٹی وی نے اپنی خبروں میں اس کو Cover کیا۔ انڈونیشیا کی تاریخ میں پہلی بار ٹی وی پر حضور انور کی تصویر دیکھی گئی اور آواز سنی گئی۔

ملاقات سے فارغ ہو کر حضور انور جماعت انڈونیشیا کے مرکز Kemang Parung تشریف لے گئے۔ جکارتہ سے اس کا فاصلہ پچاس کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد مرکز پہنچے۔ تمام راستہ پولیس کی گاڑی نے Escort کیا اور اپنے سائرن کے ذریعہ راستہ کلیئر کیا۔ دوپہر کو مرکز میں آمد ہوئی۔ وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت موجود تھے جنہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ہر ایک کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تیر رہے تھے۔ بعض عورتیں چیخیں مار کر رو رہی تھیں۔ ہاتھ ہلا کر سلام کہتیں اور چھوٹے بچوں کو اٹھا اٹھا کر آگے کرتیں کہ حضور ان کو پیار کریں۔ ان کو ہاتھ لگائیں۔ حضور گزرتے ہوئے بچوں کو پیار کرتے۔ جس بچہ کو جہاں ہاتھ لگتا اس کی ماں اس حصہ کو چومنا شروع کر دیتی۔ وفور جذبات کا یہ منظر ناقابل بیان ہے۔ قلم اس کے بیان کی طاقت نہیں پاتا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ شام ساڑھے چار بجے مجلس عاملہ کے ممبران کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ جو پانچ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ اس میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت انڈونیشیا کے لمبے صبر اور حوصلہ اور دعاؤں کے بعد آج وہ وقت آیا ہے کہ خلیفۃ المسیح آپ میں موجود ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ نئی صدی کے اختتام سے قبل انڈونیشیا سب سے بڑا احمدی مسلم ملک ہوگا۔ انشاء اللہ۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس عرفان ہوئی جو تین گھنٹے جاری رہی۔

۲۲/ جون ۲۰۰۰ء: مرکز پارنگ سے صبح نماز فجر کے بعد پانچ بجے جکارتہ کے لئے روانگی ہوئی۔ چھ بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر پہنچے۔ یہاں سے پونے بارہ بجے ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ حسب سابق پولیس نے Escort کیا۔ ایک بجکر پندرہ منٹ پر جہاز جکارتہ سے یوگ یکارتہ (Yog Yakarta) کے لئے روانہ ہوا۔ اور ۵۰ منٹ کی پرواز کے بعد یوگ یکارتہ پہنچا۔ ائرپورٹ پر مقامی صدر، مبلغین اور احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ ائرپورٹ سے حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔ نماز ظہر و عصر مسجد فضل عمر میں ادا کی گئیں۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین کو شرف زیارت عطا ہوا۔ اس کے بعد مسجد سے حضور انور دس منٹ کی ڈرائیو پر ایک ہال میں تشریف لے گئے جہاں ایک ڈنر کا اہتمام تھا۔ اس میں علاقہ کے معززین شامل ہوئے۔ جن میں پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دیگر سرکردہ احباب تھے۔ رات نو بجے واپسی ہوئی۔

۲۳/ جون ۲۰۰۰ء: جمعہ کی ادائیگی کے لئے حضور انور ایدہ اللہ ۱۲ بجے ایک ہال میں تشریف لے گئے جہاں جمعہ کے لئے اہتمام کیا گیا تھا۔ تین ہزار سے زائد مرد و زن نے جمعہ میں شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ یہاں سے MTA کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست (Live) نشر ہوا۔ مکرم عبد الباسط صاحب کو ساتھ ساتھ حضور کے خطبہ کا انڈونیشین میں ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اجتماعی بیعت: نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں

بقیہ صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں نہ مانگی ہوں اور دعائیں نہ سکھائی ہوں

جتنی آپؐ نے امت کے ہمّ و غم میں دعائیں مانگی ہیں اسی کیفیت کے ساتھ کثرت سے آپؐ پر دُرود بھیجنا چاہئے۔ تاکہ قیامت تک آنحضرتؐ پر درود کا ثمرہ جماعت کو ملتا رہے

— **حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مختلف دعاؤں** کا دلنشیں تذکرہ —

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۶/ مئی ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۶/ ہجرت ۱۳۷۹ء ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – **مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –**

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم **غير المغضوب عليهم ولا الضالين-**

﴿هُوَ الْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾.

(سورۃ المومن آیت ٦٦)

وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اُسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

یہ دعاؤں کا سلسلہ ابھی بھی جاری ہے یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دن رات جو اپنے لئے اور امت کے لئے قیامت تک کے لئے دعائیں مانگی ہیں وہ آپ کی دعاؤں کا سلسلہ آئندہ بھی غالباً دو یا تین جمعے تک جاری رہے گا۔ اتنی دعائیں ہیں کہ ناممکن ہے کہ ایک انسان ان کو پوری طرح یاد رکھ سکے اور زندگی کے ہر پہلو کو گھیرے ہوئے ہیں۔ سونا، جاگنا، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا کوئی بھی تو پہلو ایسا نہیں جس پہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے دعائیں نہ مانگی ہوں اور دعائیں نہ سکھائی ہوں۔ پس دل میں بس یہی آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر قیامت تک درود بھیجتے رہیں۔ یعنی آپ تو قیامت تک نہیں رہیں گے مگر آپ کے درود قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے لئے جاری رہیں اور جتنی آپؐ نے امت کے ہمّ و غم میں دعائیں مانگی ہیں اسی ہمّ و غم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے اور اسی کثرت سے بھیجنا چاہئے۔ اگر ساری زندگی بھی درود میں گزر جائے تو یہ بھی کوئی ایسی جزا نہیں ہوگی جو آنحضرت ﷺ کے حسن و احسان کے بدلہ میں دی گئی ہو بلکہ حسن و احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے کوشش ہوگی، ایک کمزور کوشش جسے اللہ قبول فرمائے اور ہماری بگڑیاں بھی سنور جائیں۔ قیامت تک کے لئے جماعت احمدیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی دعاؤں کا ثمرہ ملتا رہے۔

اس ضمن میں ایک حدیث میں آپ کے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب اسم اللہ الاعظم سے لے رہا ہوں۔ اسم اعظم کا سلسلہ چل رہا ہے اور بہت سے لوگ کسی ایک چیز کو اسم اعظم قرار دیتے ہیں کچھ اور کسی اور چیز کو، تو ایک بہت ہی دلچسپ مکالمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آنحضرت ﷺ سے اس موضوع پر ہوا اور جس طرح پیار سے انسان چھیڑتا ہے اس طرح حضور اکرم ﷺ نے آپ کو چھیڑا بھی اور بالآخر آپ کی التجا بھی پوری فرما دی۔

روایت ہے "قال ذات لیوم یا عائشة"۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اس نام سے آگاہ فرمادیا ہے کہ اگر وہ لے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے تو قبول فرماتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ اس پر میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان مجھے بھی تو وہ دعا سکھا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہ وہ تیرے لئے نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ اس پر میں اس سوال سے رک کر چند لمحوں کے لئے الگ بیٹھ گئی۔ جیسے کوئی روٹھ جاتا ہے۔ پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر کو بوسہ دیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی وہ اسم الٰہی سکھا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: عائشہ! تیرے لئے اس کا سکھانا مناسب نہیں کیونکہ تیرے لئے یہ مناسب نہ ہوگا کہ اُس اسم الٰہی کا واسطہ دے کر تو کوئی دنیوی چیز طلب کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ اس پر میں کھڑی ہوئی اور وضو کیا پھر میں نے دو رکعت نوافل ادا کئے پھر میں نے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ! میں تجھ سے اللہ کہہ کر، رحمٰن کہہ کر، البر الرحیم کہہ کر دعا کرتی ہوں اور تجھ سے تیرے ان اسماء حسنیٰ کا واسطہ دے کر دعا کرتی ہوں جو مجھے معلوم ہیں اور جو مجھے معلوم نہیں کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ اس پر رسول کریم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا وہ اسم الٰہی جس کا میں ذکر کر رہا تھا ان اسماء میں آگیا ہے جو تم نے لئے ہیں۔ (سنن ابن ماجه كتاب الدعاء، با ب اسم الله الاعظم) اور یہ بتانے کا موقع اس لئے بھی پیدا ہوا کہ آنحضور ﷺ کو یہ خوف تھا کہ اس اسم کے ذریعہ آپؓ دنیا نہ طلب کرلیں۔ آپؓ نے تو صرف اتنی دعا کی تھی کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ پس اسماء الٰہی جتنے بھی ہیں وہ سب حسین ہیں اور ان سب کا واسطہ دے کر اپنی دعائیں کرنی چاہئیں۔

ایک سنن الترمذی سے یہ روایت لی گئی ہے عن ابی العَلاء بن الشِّخِیر ابو حنظلہ کے ایک شخص کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں اس شخص نے کہا میں ایک سفر میں شداد بن اوس کا ہم سفر تھا۔ آپ نے فرمایا کیا میں آپ کو ایسی دعا نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ وہ یہ ہے کہ ہم کہیں اے اللہ مجھے معاملات میں ثبات قدم عطا کر اور میں تجھ سے ہدایت پر عزم کی توفیق مانگتا ہوں۔ یعنی ہدایت ہو اور پھر اس پر ثبات بھی ہو اور عزم ایسا ہو جو ہمیشہ قائم رہے۔ تجھ سے تیری نعمت کا شکر ادا کرنے اور عمدہ طریق سے عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور میں تجھ سے سچ بولنے والی زبان، فرمانبردار دل طلب کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے ہر اس شرّ سے جو تیرے علم میں ہے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے ہر اس خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں تجھ سے ان گناہوں کی مغفرت کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔ یقیناً تو ہی غائب کا علم رکھنے والا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات .باب ما جاء فیمن یقرأُ القرآن عند المنام)

یہاں غیب کا علم رکھنے والا کہہ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یہ عرض کر رہے ہیں کہ جو کچھ مجھے اپنے متعلق پتہ تھا کہ میری کمزوریاں ہیں ان سب کی تو میں نے دعا مانگ لی مگر بعید نہیں کہ کچھ ایسی کمزوریاں بھی ہوں جو تیرے علم میں ہیں اور میرے علم میں نہیں۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اپنے نفس کی ایسی نگرانی فرماتے تھے کہ دن رات چھان پھٹک کے گویا دیکھ رہے ہیں کہ کہیں کسی طرح کوئی رخنہ نہ پیدا ہو گیا ہو اور اس کے باوجود آپ کو کچھ نظر نہیں آیا اور پھر بھی بڑے عجز اور انکساری سے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے خدا وہ جن کا مجھے علم تھا وہ تو میں دیکھ چکا ہوں۔ جو تیرے علم میں ہیں، میں نہیں جانتا تو ان سے بھی مجھے محفوظ رکھ اور بخش دے۔

حضرت عروہ بن عامرؓ کی ایک روایت ہے جو ابوداؤد کتاب الطب سے لی گئی ہے۔ حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احمد بن القُرشی نے بیان کیا کہ آنحضرت

ﷺ کے پاس بد شگونی کا ذکر کیا گیا۔ بد شگونی ایک واہمہ ہوتا ہے جس نے بہت مدت تک انسانوں کو اپنے چنگل میں پھنسائے رکھا ہے۔ بعض دفعہ انگلستان میں کوئی بلّی خاص شکل کی اگر سامنے سے گزر جائے تو وہ کام ہی چھوڑ دیا کرتے تھے اور اسی طرح بد شگونی نے مختلف قوموں کو گمراہ کر رکھا ہے۔ ہندوستان میں بھی بہت بد شگونی کی جاتی ہے، پاکستان میں بھی کی جاتی ہے۔ تو کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے بد شگونی کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: اس سے بہتر فال نکالنا یعنی جب بھی تمہیں خیال آئے تو فال ہمیشہ اچھی نکالا کرو، کچھ بھی ہو سامنے، کہیں کالی بلّی گزرے یا سفید بلّی گزرے فال اچھی نکالا کرو اور کہا کرو کہ اللہ نے ہماری خاطر ایک اچھا شگون پیدا کیا ہے، ہر گز بد شگونی نہیں کرنی۔ بد شگونی مسلمان کو اپنے نیک ارادے سے نہیں روک سکتی۔ تو یہ مصنوعی باتیں ہیں جو دنیا میں خواہ مخواہ پھیلی ہوئی ہیں، مسلمان اپنے نیک ارادے میں کبھی بد شگونی سے نہیں ڈرتا۔ ہاں اگر تم میں سے کوئی جب ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! تیرے سوا کوئی دوسرا نیکیوں کو لانے والا نہیں اور نہ ہی تیرے سوا کوئی برائیوں کو دور کر سکتا ہے۔ ہر طاقت اور قدرت تیرے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

عن ابی ھُریرۃ، ترمذی کتاب الدعوات۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی نے ابتلا میں ماخوذ شخص کو دیکھا اور پھر یہ دعا پڑھی۔ کوئی شخص ابتلاؤں کا مارا ہوا ہو اس کو دیکھنے کے بعد بھی یہ دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کتنے ابتلاؤں سے انسانوں کو بچاتا ہے، کتنے دوسرے ابتلاؤں میں بعض دوسروں کو مبتلا کرتا ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کا کیا حشر ہوگا۔ وہ ابتلا میں ثابت قدم بھی رہیں گے کہ نہیں رہیں گے تو بہت سے خوف ہیں جو انسان کو ابتلا میں مبتلا شخص کو دیکھ کر گھیر لیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا جس کسی نے ابتلا میں ماخوذ شخص کو دیکھا اور پھر یہ دعا پڑھی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس ابتلاء سے بچایا جس میں اس نے اسے ڈالا اور مجھے اپنی مخلوق میں سے بہت ساروں پر فضیلت دی۔ تو اسے وہ ابتلا پیش نہیں آئے گا۔ ان باتوں کو دیکھے جو اس کے اندر خدا تعالیٰ نے دوسروں سے بہتر پیدا کی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دعا سے پھر اس کا ابتلا ہٹ جائے گا یا اگر آئے گا تو خدا خود ہی اس کو سنبھالنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

ایک روایت ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے، اے اللہ! میرے جسم کو عافیت عطا کر اور میری آنکھ کو بھی عافیت عطا کر۔ یعنی ظاہری اور باطنی دونوں عافیتیں اور اسے زندگی کے آخر لمحہ تک ٹھیک رکھ۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت حلم والا اور عزت والا ہے۔ پاک اللہ عرش عظیم کا رب۔ تمام تعریفیں اللہ میرے رب کے لئے ہیں۔

ایک اور حدیث نسبتاً لمبی سنن نسائی کتاب السھو سے لی گئی ہے۔ اس میں عطاء بن سائب اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اس میں اختصار اختیار کیا تو کسی شخص نے انہیں کہا کہ آپ نے نماز بڑی مختصر پڑھائی ہے۔ اس پر آپ نے اسے کہا میں نے اس نماز میں ایسی دعائیں کی ہیں جو میں نے رسول کریم ﷺ سے سنیں۔ تو اس زمانہ میں صحابہ کی مختصر نماز میں بھی بہت کثرت سے دعائیں شامل ہو جایا کرتی تھیں تو وہ تو اختصار کی شکایت کر رہے تھے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا تو فرمائیے، پھر بتائیں نا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے آپ کو کونسی دعا سکھائی ہے۔ وہ دعا آپ نے بتائی کہ اے اللہ تجھے تیرے علم غیب اور تیری مخلوق پر تیری قدرت کا واسطہ دے کر میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک تیرے علم کے مطابق زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے اس وقت وفات دینا جب تیرے علم میں موت میرے لئے بہتر ہو۔ اے اللہ میں تجھ حاضر و غائب میں تیری خشیت مانگتا ہوں اور خوشی اور ناراضگی میں تجھ سے کلمۂ حق کہنے کی توفیق کا طالب ہوں۔

خوشی میں بھی انسان بعض دفعہ کلمۂ حق سے ہٹ جاتا ہے اور ناراضگی میں بھی، یہ دونوں ایسے مواقع ہیں جس میں انسان آزمایا جاتا ہے اور بسا اوقات خوشی کی ترنگ میں کوئی تعلّی کرتا ہے یا ناراضگی میں کوئی بہت سخت کلام کہہ دیتا ہے۔ تو فرمایا ناراضگی میں تجھ سے کلمۂ حق کہنے کی توفیق کا طالب ہوں۔ اور تجھ سے غربت اور امارت میں میانہ روی کا طالب ہوں۔ امیر ہوں یا غریب ہوں بیچ کی راہ اختیار کروں اور میں تجھ سے ایسی نعمتوں کا طالب ہوں جو ختم نہ ہوں اور تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طالب ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو۔ اب وہ نعمتیں جو کبھی ختم نہ ہوں وہ تو صرف وہی نعمتیں ہیں جو ابدی نعمتیں خدا عطا فرماتا ہے۔ اور وہ اِس دنیا میں کام آتی ہیں اور اُس دنیا میں بھی۔ اور تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طالب ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو۔ ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرما، اپنے گرد و پیش سے، اپنے اہل و عیال سے، اگلوں پچھلوں سے، سب سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ میں تیرے فیصلہ کے بعد تیری رضا کا طالب ہوں۔ ہاں جب تیرا فیصلہ آجائے تو جو بھی فیصلہ ہو اس میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ تجھ سے موت کے بعد پر سکون زندگی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس بات کا سوالی ہوں کہ اپنے چہرے کو دیکھنے کی لذت مجھے عطا فرما اور میں تجھ سے ملنے کے شوق کا سوالی ہوں کہ بغیر کسی تکلیف اور مشکل کے اور بغیر کسی گمراہ کن آزمائش کے مجھے یہ انعام عطا فرما۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت پانے والا بنا۔

ایک دعا الجامع الصغیر للسیوطی سے لی گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی سے بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ دعا یہ ہے: اے اللہ! میں اپنی ناطاقتی، اپنے وسائل کی کمی اور لوگوں میں اپنی کمزوری کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے تو مجھے کس کے سپرد کر دے گا۔ کیا ایسے دشمن کے حوالے کرے گا جو مجھے تباہ کر دے یا کسی ایسے قریبی کے سپرد جسے تو میرے معاملہ میں سب اختیار دے دے۔ یہ دونوں معاملات بہت ہی خطرناک ہوتے ہیں۔ ایسے دشمن کے سپرد کرنا جو تباہ کر دے اور ایسے قریبی کے سپرد کرنا بھی بعض دفعہ بہت ابتلاؤں کا موجب بن جاتا ہے جسے معاملہ کا سارا اختیار حاصل ہو جائے۔ خیر اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو پھر مجھے کسی کی بھی کوئی پرواہ نہیں البتہ میں تیری وسیع عافیت کا پھر بھی طلبگار ہوں۔ میں تیرے عزت والے چہرے کے نور کی پناہ کی درخواست کرتا ہوں کہ جس کے لئے زمین و آسمان روشن ہیں اور جس کے لئے اندھیرے منور ہو گئے ہیں اور جس کے ساتھ دنیا و آخرت کے معاملے درست ہوتے ہیں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو یعنی اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو یا تیری ناراضگی مجھ پر نازل ہو۔ تیری مرضی ہے تو جو چاہے کرے کہ سب قوت و طاقت تجھے ہی حاصل ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی جزء اول صفحہ ۵۶،۵۷. مطبوعہ المکتبۃ الاسلامیہ لائلپور)

امت میں شفیق اور نرم دل حکمرانوں کے لئے دعا۔ یہ دعا مسلم کتاب الامارۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن شمامہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں ان سے کسی امر کے بارہ میں دریافت کر رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے بتایا کہ میں مصر کا رہنے والا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے اے اللہ! جو شخص میری امت کے معاملات کا والی ہو اور ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر اور جو شخص میری امت کا حاکم بنے اور وہ ان سے نرمی کا سلوک کرے تو تو بھی اس سے نرمی کا سلوک فرما۔ (مسلم کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامام العادل)

ایک دعا ہے تنبیہ کئے جانے والوں کے متعلق، جس کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ یہ حضرت سالم سے صحیح مسلم میں مروی ہے۔ سالم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ، وہ کہتے تھے میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! محمد ایک بشر ہے، وہ ناراض بھی ہوتا ہے جس طرح بشر ناراض ہوتے ہیں۔ میں تجھ سے یہ وعدہ لیتا ہوں تو اس کے خلاف نہ کرنا۔ یعنی خدا تعالیٰ بندوں کو جس طرح پابند کرتا ہے یہ نہایت عاجزی اور محبت کے اظہار کے طور پر رسول اللہ ﷺ اپنے رب کو پابند کر رہے ہیں کہ اے اللہ میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں اس کے خلاف نہ کرنا۔ کوئی مومن جسے میں تکلیف دوں یا اس سے سخت کلمہ کہہ دوں یا اسے کوڑا مار بیٹھوں جیسا کہ بعض دفعہ جنگ میں آنحضور ﷺ کے ہاتھ سے بظاہر کوڑے کی نوک لگی کسی کو اور وہ تکلیف اس کی ہمیشہ کے لئے بخشش کا موجب بن گئی۔ تو یہ سارے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ فرمایا: یا اسے کوڑا مار بیٹھوں۔ تو اسے اس کے لئے کفارہ اور اپنا قرب پانے کا ذریعہ قیامت کے دن بنا دینا۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ ولادب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اپنے وفود بھیجا کرتے تھے۔ ان وفود کو بھیجتے وقت آپ وفود کے لئے جو دعا مانگا کرتے تھے اسی کا ذکر اس روایت میں ہے جو مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ زید بن ابی القموص روایت کرتے ہیں کہ انہیں وفد عبد القیس نے بتایا کہ انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! ہمیں اپنے منتخب بندوں میں سے بنا لے جن کی پیشانیاں روشن اور چمکدار ہوں۔ ایسے وفد میں شامل ہوں جس کو خدا تعالیٰ کے حضور مقبولیت ہو۔

(مسند احمد بن حنبل مسند الشامین۔ حدیث وفد عبدالقیس)

کسی بستی میں داخل ہونے کی دعا۔ یہ مستدرک حاکم سے سے دعا لی گئی ہے۔ دعا یہ ہے: اے اللہ! جو ساتوں آسمانوں اور جن پر یہ سایہ فگن ہیں کا رب ہے اور جو ساتوں زمینوں اور جن کو وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان کا رب ہے اور جو شیاطین اور جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں ان کا رب ہے اور جو ہواؤں اور جن اشیاء کو وہ بکھیرتی پھرتی ہیں ان کا رب ہے۔ ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے باشندوں کی بھلائی کے طالب ہیں۔ اور ہم اس بستی کے شر اور اس کے رہنے والوں کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔(المستدرك للحاكم كتاب المناسك. باب الدعاء عند روية قرية يريد دخولها)۔ ”اے اللہ!اس بستی میں ہمارا قیام بابرکت کردے۔ پھر دعا کرنے والا تین مرتبہ یہ کہے اے اللہ ہمیں اس کے پھل عطا کر اور ہمیں اس کے رہنے والوں کے لئے محبوب بنادے اور اس کے صالح بندوں کو ہمارا محبوب بنادے اور المعجم الاوسط میں مروی ہے۔(المعجم الاوسط للطبرانی جلد ۵ صفحه ۳۷۹. بروایت ابن عمر مکتبه المعارف الریاض)

ایک حدیث ابوداؤد کتاب الادب سے لی گئی ہے جو حضرت ابی مالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔ کتنے ہیں جو گھر میں داخل ہوتے ہیں اور یہ دعائیں نہیں پڑھتے۔ حضورؐ نے تو گھر میں جانے کی اور گھر سے نکلنے کی ہر قسم کے موقع کی دعا سکھائی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے کی جگہ کی بھلائی اور باہر نکلنے کی جگہ کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہی ہم (گھر میں) داخل ہوتے ہیں اور اللہ کے نام سے ہی باہر نکلتے ہیں اور اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد چاہئے کہ اپنے گھر والوں کو سلام کہے۔ یعنی دل میں یہ دعائیں کرتے ہوئے داخل ہو، دل میں یہ دعائیں کرتے ہوئے نکلے اور داخل ہوتے وقت بھی۔ ان دعاؤں کے بعد سلام کہے گھر پر اور نکلتے ہوئے بھی۔

ایک روایت سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے یا کچھ نوش فرماتے تو یہ دعا کرتے ”سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کھلایا پلایا اور اسے آسانی سے گلے سے نیچے اتارا اور اس کے لئے مخرج بنادیا“۔ اب جو کچھ ہم بھی کھاتے ہیں اس کے مخرج بے شمار ہیں۔ کچھ پسینے کے ذریعہ، کچھ گردوں اور پیشاب کے ذریعہ۔ غرضیکہ بے انتہا مخرج خدا نے بنادئے ہیں تاکہ جو کچھ کھاتے ہیں اس کا زہریلا مادہ انسان کے جسم میں باقی نہ رہے۔

مسند احمد بن حنبل میں ایک روایت ابن بُریدہ سے مروی ہے۔ ابن بُریدہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے ”سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو میرے لئے کافی ہوا اور اس نے مجھے پناہ دی اور مجھے کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھ پر اپنا فضل واحسان کیا ہے اور جس نے مجھے عطا کیا ہے اور خوب عطا کیا ہے۔ ہر حال میں اللہ ہی حمد کا مستحق ہے۔ اے اللہ ہر چیز کے رب، ہر چیز کے بادشاہ اور ہر چیز کے معبود ہر ایک چیز تیرے لئے ہی ہے میں تجھ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں“۔

(مسند احمد بن حنبل مسند المكثرين من الصحابة)

ایک روایت سنن ابی داؤد کتاب الادب میں ابوالاظہر الانماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ رات کو جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے: اللہ کے نام سے میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے شیطان کو نامراد کردے اور میری ذمہ داریوں سے مجھے رہائی بخش اور مجھے اعلیٰ مجلس میں شامل فرمادے۔

ایک دعا سنن ابی داؤد کتاب الادب سے لی گئی ہے جو حضرت عبداللہ بن غنام البیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ عبداللہ بن غنّام بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کرتے وقت یہ دعا کی ”اے اللہ! میں نے جن نعمتوں کے ساتھ صبح کی ہے وہ صرف تیری ہی عطا ہیں تیرا کوئی شریک نہیں تعریف کا صرف تو ہی اہل ہے اور شکر بجالانا تیرے ہی لئے ہے، تو اس نے اپنے اس دن کے شکر کا حق ادا کردیا۔ اور جس نے یہ دعا شام کو کی تو اس نے اپنی اس رات کا حق ادا کردیا۔(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح)

انصار کی ایک بستی کے لئے آنحضرت ﷺ نے خصوصیت سے ایک دعا مانگی تھی جو مؤطا امام مالک میں مالک بن عبداللہ سے مروی ہے امام مالک عبداللہ بن جابر بن عتیک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہمارے پاس عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کی بستیوں میں سے ایک بستی بنو معاویہ میں تشریف لائے اور فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری اس مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ نماز ادا کی تھی؟ اس پر میں نے انہیں کہا ہاں مجھے معلوم ہے اور میں نے انہیں مسجد کے ایک پہلو کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تھی یا نماز پڑھی تھی۔ اب یہ اب بھی لوگوں میں رواج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ پوچھنے والوں کو بتایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس کونے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر برکت کی خاطر اسی جگہ نماز پڑھا کرتے تھے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ان کو بھی لگ جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے سے یہ رواج چلا آرہا ہے اور یہ کوئی بدعت نہیں ہے۔

میں نے اشارہ کیا کہ یہاں نماز پڑھی تھی۔ اس پر انہوں نے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ آنحضورؐ نے کونسی تین دعائیں اس مسجد میں کی تھیں؟ میں نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے وہ دعائیں بتائیں۔ چنانچہ میں نے کہا آپ نے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان پر ان کے باہر میں سے کوئی دشمن غالب نہ کرے اور انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دونوں دعائیں قبول فرمائیں۔ لیکن ایک تیسری دعا تھی جو قبول نہ فرمائی اور آپ نے یہ بھی دعا کی تھی کہ یہ آپس میں جھگڑا نہ کریں۔(مؤطا امام مالک. کتاب النداء للصلاة باب ما جاء في الدعاء)۔ کتنے بدقسمت لوگ ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی دعاؤں کے پھل تو کھاتے ہیں مگر جھگڑوں سے باز نہیں آتے۔ پس چونکہ ان کے دل ٹیڑھے ہو چکے ہوتے ہیں اس لئے ان کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی بھی دعائیں کام نہیں آتیں۔

میدانِ اُحد میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جو بہت سی دعائیں مانگیں ان میں سے ایک لمبی دعا کا ذکر مسند احمد بن حنبل میں ملتا ہے۔ یہ روایت ہے ابن رفاعہ اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا اور فزاری کے علاوہ عبید بن رفاعہ الزُرقی نے بھی بتایا یعنی صرف ایک ہی روایت نہیں بلکہ دو مختلف واسطوں سے یہ روایت پہنچی ہے کہ اُحد کے دن جب مشرکین حملہ کی غرض سے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفوں میں سیدھے ہو جاؤ۔ یعنی حملہ سے پہلے آپؐ نے ان کے لئے دعا کی اور پہلے ان کو صف میں سیدھا کیا اور کچھ نصیحتیں کیں سیدھے ہو جاؤ تاکہ میں اپنے رب کی ثنا بیان کروں۔ تو صحابہ رضوان اللہ علیہم آپؐ کے پیچھے صف آراء ہوگئے آپؐ نے دعا کرتے ہوئے کہا: ”اے اللہ! سب حمد اور تعریف تجھے حاصل ہے جسے تو فراخی عطا کرے اسے کوئی تنگی نہیں دے سکتا اور جسے تو تنگی دے اسے کوئی کشائش عطا نہیں کر سکتا اور جسے قریب کرے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اور اے اللہ! ہم پر اپنی برکات اور رحمت اور فضل اور رزق کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسی دائمی نعمتیں مانگتا ہوں جو نہ کبھی تبدیل ہوں اور نہ کبھی زائل ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے غربت اور افلاس کے زمانہ کے لئے نعمتوں کی درخواست کرتا ہوں اور خوف کے وقت امن کا طالب ہوں۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور جو تو نے نہیں دیا اس کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! ایمان ہمارے لئے محبوب کردے اور اسے ہمارے دلوں کی زینت بنادے اور کفر بدعملی اور نافرمانی کی کراہت ہمارے دلوں میں پیدا کردے اور ہمیں ہدایت عطا فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا۔ اے اللہ! ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ رکھ اور صالحین میں شامل کردے“۔ پس جنگ اُحد میں جبکہ سب مسلمان شرکاء کے لئے بظاہر جانوں کا خطرہ تھا لیکن شہادت کے ذریعہ وہ ہمیشہ کی زندگی پاگئے ان کے لئے دعا ہے کہ اگر ہم نے مرنا ہے اس غزوہ میں تو پھر ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں مار اور اگر زندہ رکھنا ہے تو مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ رکھنا اور صالحین میں شامل فرمادینا۔ ”اے اللہ! ہمیں رسوا نہ کر، نہ ہی کسی فتنہ میں ڈال۔ اے اللہ! ان کافروں کو خود ہلاک کر جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیری راہ سے روکتے ہیں ان پر اپنی سختی اور عذاب نازل کر۔ اے اللہ سچائی کے معبود! ان کافروں کو بھی ہلاک کر جن کو کتاب دی گئی ہے“۔ یعنی کتاب ملنے کے باوجود وہ پھر بھی کافر ہے۔(مسند احمد بن حنبل. مسند المكيين حديث عبدالله الزرقى)

ایک روایت ترمذی کتاب المناقب سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ: ”اے اللہ! تو نے قریش کے پہلوں کو عذاب چکھایا تھا اب ان کے بعد والوں کو اپنے فضل وعطا سے حصہ عطا فرما“۔ یعنی قریش کے پہلے تو عذاب چکھتے ہوئے مارے گئے اور اب جو بعد میں آنے والے ہیں ان میں سے ان کے لئے تجھ سے رحمت طلب کرتا ہوں۔

بخاری کتاب العلم سے یہ روایت حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اپنا خط دے کر بھیجا اور اسے بحرین کے بادشاہ کو پہنچانے کا حکم دیا۔ پھر بحرین کے بادشاہ نے یہ خط کسریٰ کو بھجوادیا۔ کسریٰ نے جب اسے پڑھا تو پڑھ کر اسے پھاڑ دیا۔ روای کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف یہ بددعا کی تھی کہ اے اللہ! جس طرح کسریٰ نے اس خط کے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہیں تو اس کی حکومت کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کردے۔ اور یہ دعا بھی وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی زندگی میں ہی مقبول ہوئی اور پھر کسریٰ کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے شروع ہوئے اور سب سے پہلے تو کسریٰ کے بیٹے نے اپنے باپ کے ٹکڑے کئے پھر آگے وہ ٹکڑے سلطنت کے ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ وہ مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گئی۔

دعاؤں کی توفیق پانے کی دعا۔ الجامع الصغیر للسیوطی سے یہ دعا لی گئی ہے۔ دعا یہ ہے: ”اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے بھی

ارشاد نبوی

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

بینگو لین کلکتہ 700001

دکان 248-165 ,2 3-5222

رہائش 94 243- 27-0471

توخوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی مخفی نہیں ہے۔ میں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہوں تیری مدد اور پناہ کا طالب ہوں۔ سہا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہوں"۔ بہت ہی عاجزانہ اور پردرد دعا ہے اس دعا کے ساتھ میں نہیں سمجھتا کہ کسی کی التجائیں نامقبول ہو سکتی ہیں۔
"میں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ تیرے حضور میں ایک گنہگار ذلیل کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور جس کے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ جس کا جسم تیرے حضور گرا پڑا ہے اور تیرے لئے اس کا ناک خاک آلود ہے۔ اے اللہ! تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرانا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول فرماتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے (میری دعا قبول فرما)۔

(الجامع الصغیر للسیوطی جزء اول صفحہ ۵۶ مطبوعہ المکتبۃ الاسلامیۃ لائلپور)

اب آخر پر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک یا دو اقتباس آپ کے سامنے پڑھ کے رکھتا ہوں جو آنحضور ﷺ کی دعاؤں ہی سے متعلق ہیں یا عموماً دعا کے متعلق ہیں۔

"یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہونگی جب تک تم متقی نہ ہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کی دو قسم ہیں ایک علم کے متعلق دوسرا عمل کے متعلق۔ علم کے متعلق تو میں نے بیان کر دیا کہ علوم دین نہیں آتے اور حقائق معارف نہیں کھلتے جب تک متقی نہ ہو اور عمل کے متعلق یہ ہے کہ نماز روزہ اور دوسری عبادات اس وقت تک ناقص رہتی ہیں جب تک متقی نہ ہو"۔

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۱۳۰)

پھر فرماتے ہیں:

"**دعا اور استجابت** میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے۔ جب **خدا تعالیٰ کا** ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے۔ تب اس مرد فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔ یہ دعا اگرچہ بعالم ظاہر "یعنی ظاہری عالم کے طور پر" انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے مگر در حقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دعا کرنے کے وقت میں حضرت احدیت و جلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اس وقت وہ ہاتھ اس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۹)

اب ظاہر ہے یہ دعا آنحضرت ﷺ کی، فانی فی اللہ ہی کی دعا تھی جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذکر فرمار ہے ہیں۔

نمایاں کامیابی اور درخواست دُعا

عزیزم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب پڈر ولد مکرم غلام محمد صاحب پڈر مرحوم ناصر آباد کشمیر حال امریکہ نے فروری ۱۹۹۹ء میں Utesa یونیورسٹی سے Doctor of Medicine کے فائنل امتحان میں اول پوزیشن حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور موصوف کو اس سال یونیورسٹی کا بہترین طالب علم قرار دیا گیا ہے جملہ قارئین بدر سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آئندہ بھی عزیز کو مزید ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین۔ اعانت بدر-/500 روپے۔ (محمد یوسف انور نمائندہ بدر کشمیر)

درخواست دعا

☆ مکرم ذاکر خان صاحب صدر جماعت احمدیہ سہارنپور اپنے بیٹے کی دینی و دنیوی ترقیات اور خادم دین بننے کیلئے نیز ایک نومبائع دوست کی استقامت اور سہارنپور میں جماعت کی ترقی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

☆۔ خاکسار اور جملہ افراد خاندان کی صحت و سلامتی کاروبار میں خیر و برکت و رزق میں فراخی کیلئے اور خاندان کے تمام بچوں کی اعلیٰ تعلیم اور بہترین مستقبل کیلئے اور ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور انجام بخیر کیلئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار کے ہاں نیک صالح صحت مند اولاد نرینہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت. مدر یک صد روپے۔ (احمد عبدالحکیم ریاست نگر)

نکاح و شادی خانہ آبادی

● مورخہ 21.5.2000 بعد نماز مغرب بمقام چنتہ کنٹہ (محمود منزل) مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید نے محترمہ قدسیہ جبیں بنت مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب چنتہ کنٹہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترم محمد عبدالکریم صاحب نعمت ابن مکرم سیٹھ محمد عبدالغنی صاحب مرحوم ساکن چنتہ کنٹہ مبلغ 35501 پینتیس ہزار پانچ صد ایک روپیہ پر کیا اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کیلئے باعثِ برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر-/432 (نصیر احمد خادم چنتہ کنٹہ)

● مورخہ 12.1.2000 بمقام نرگاؤں (اڑیسہ) مکرم مولوی حاتم خاں صاحب معلم وقف جدید نے برکت بیگم صاحبہ بنت مکرم سخاوت خان صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ فضل مومن خان صاحب ابن یامین خان صاحب ساکن کرڈاپلی (اڑیسہ) مبلغ 25555 روپے پر کیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو باعثِ برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ اعانت بدر-/50 (نصیر احمد خادم)

● مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ احمدیہ نے مورخہ 25 جون کو بمقام ماندوجن کشمیر میں عزیزہ جمیلہ اختر سلمہا بنت مکرم شیخ احمد اللہ صاحب آف ماندوجن کا نکاح ہمراہ عزیز فاروق احمد گنائی ولد مکرم عبدالغفار صاحب گنائی آف بھدرواہ کشمیر مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور جانبین کے لئے باعثِ رحمت ثابت ہونے کیلئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ احمدیہ آسنور کشمیر)

● مکرمہ امۃ الحی صاحبہ سلمہا بنت مکرم مسعود احمد صاحب دنٹے نگر کالونی سعید آباد حیدر آباد کی تقریب عقد و رخصتانہ ہمراہ مکرم احمد عبدالرحمٰن صاحب ولد مکرم احمد عبدالمنان صاحب مرحوم چنچل گوڑہ 17.6.2000 کو عمل میں آئی الحمدللہ۔

خطبہ نکاح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے پڑھا اور دُعا کروائی۔

اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کیلئے اور دیگر افراد خاندان کی صحت و سلامتی خوشحالی او رکاروبار میں خیر و برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (احمد عبدالستار نمائندہ بدر حیدر آباد)

ولادت

خاکسار کے بھائی مکرم مولوی حمد احمد صاحب مبلغ سلسلہ سرکل انچارج لکھنؤ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰؍ جون ۲۰۰۰ کو ایک لڑکے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام علیم احمد رکھا ہے بچے کا مستقبل روشن ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (حلیم احمد مبلغ سلسلہ یوپی)

دعائے مغفرت

مکرمہ طاہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمود صاحب کیرنگ مورخہ 21.6.2000 کو وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھی مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے درخواستِ دُعا ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ اُڑیسہ)

درخواستِ دُعا

عزیزہ امۃ الرفیق بنت مکرم ایس جے عبدالسلام صاحب آف شموگہ نے بفضلہ تعالیٰ میٹرک کا امتحان سیکنڈ ڈویژن سے پاس کیا ہے عزیزہ کو کالج میں داخلہ بآسانی ملنے اور مکرم ایس جے عبدالسلام صاحب کی حائل مشکلات کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ شموگہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صنف نازک (قسط دوم)

از مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین

عورت بحیثیت بیوی

سامعین کرام! یوں تو دنیا کے ہر متمدن ماحول میں قدرے جداگانہ طور طریق اور رسم ورواج ہیں جن کے ذریعہ ازدواجی زندگی کا آغاز کیا جاتا ہے اور ہر مذہب میں مخصوص نظریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے شادی بیاہ کی تقریبات عمل میں آتی ہیں۔ مثلاً ہندو مذہب میں لڑکی کو خیرات کر دینے کا عقیدہ رائج ہے جسے کنیادان سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اسمیں لڑکی کی پسند یا ناپسند کو بھی نظر انداز کردیا جاتا ہے اس کے برعکس موجودہ مغربی معاشرہ میں لڑکے اور لڑکی کو کھلی چھوٹ ہوتی ہے وہ شادی سے قبل ہی ایک دوسرے کو جانچ لینے کے خیال سے جنسی مراحل تک طے کر لینے میں برائی تصور نہیں کرتے اور اکثر شادی کا فیصلہ اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ لڑکی ماں بننے کے مراحل میں داخل ہو جاتی ہے جس کے اکثر اوقات بھیانک نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن اسلام نے اس معاملہ میں بھی میانہ روی کے پہلو کو مدنظر رکھا ہے۔ اسلام میں نکاح ایک مقدس معاہدے کی حیثیت رکھتا ہے جو میاں بیوی کے درمیان برابری کی حیثیت سے قرار پاتا ہے۔ دونوں کے مابین کچھ حقوق و فرائض طے پاتے ہیں جنکی ہر دو پر پابندی لازم ہوتی ہے اسی لئے قرآن مجید نے نکاح کو احصان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے حصن قلعہ کو اور احصان قلعہ بندی کو کہا جاتا ہے چنانچہ قرآنی اصطلاح میں جو مرد نکاح کرتے ہیں انہیں محصنین اور منکوحہ عورتوں کو محصنات کے الفاظ سے ذکر فرمایا گیا ہے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نکاح کے بعد میاں بیوی ایک ایسے قلعہ میں داخل ہیں جسمیں فطری خواہشات کے وقت شیطانی حملوں سے محفوظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر فطری تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ اور شریعت اسلامیہ نے ان دونوں کے جو حقوق و فرائض قائم کئے ہیں اسکے دونوں پابند ہیں۔

اسی طرح شریک حیات کے انتخاب کے تعلق میں جیسے مرد کو اختیار دیا گیا ہے اسی طرح اسلام ہر عاقل و بالغ لڑکی کو اپنے شوہر کے انتخاب کا حق دیتا ہے البتہ نکاح کیلئے ولی یا سرپرست کی اجازت اور رضامندی اس لئے ضروری قرار دی گئی ہے کہ یہ پابندی خود عورت کیلئے مفید ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنی ناتجربہ کاری اور کم علمی کی وجہ سے تھوڑی سی غلطی کر بیٹھے تو اسکا خمیازہ اسے عمر بھر بھگتنا پڑے گا۔ اس لئے ولی یا سرپرستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اچھی طرح چھان بین اور تحقیق کرکے بہتر اور مفید مشورہ دیں مگر انہیں یہ اختیار ہرگز نہیں کہ وہ عورت کی خلاف مرضی نکاح کر دیں چنانچہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ.

یعنی بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جبتک کہ اس سے مشورہ نہ لے لیا جائے اور باکرہ لڑکی کا نکاح اسکی رضامندی کے بغیر نہ کیا جائے۔ چنانچہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو والدین اس حکیمانہ ارشاد کی پابندی نہیں کرتے وہ خود بھی دکھ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کیلئے بھی باعث مصیبت بن جاتے ہیں۔ بخاری شریف میں ایک عورت ہی سے روایت ہے کہ اسکی شادی اسکے والد نے اسکی منشاء کے خلاف جبراً اس شخص سے کر دی اس عورت نے آنحضور ﷺ کے پاس شکایت کی حدیث میں آتا ہے فَرَدَّ نِكَاحَهٗ حضورؐ نے اس نکاح کو فسخ فرمادیا۔

حق مہر

سامعین کرام! آج کا سماج جہیز کی لعنت سے کچھ ایسا مجبور ہو چکا ہے کہ جس سے نجات کی کوئی راہ نہیں ملتی۔ اسی جہیز کی وجہ سے جہاں غریب والدین کی بیٹیاں ساری عمر کنواریاں ہی بیٹھی رہتی ہیں وہاں دوسری طرف معصوم اور مظلوم عورتیں سسرال والوں کے آئے دن کے مطالبات اور جہیز کی کمی پر لعن طعن سے تنگ آکر خودکشی پر آمادہ ہو جاتی ہیں اسلام نے نہ صرف اس قسم کی رسم و رواج ہی کو مٹایا ہے بلکہ اس کے برعکس شادی کے موقعہ پر بیوی کو ایک اور حق دیا ہے وہ اسکا مہر ہے۔ مہر اسلامی قانون میں اس رقم یا مال کو کہا جاتا ہے جس کے عوض مرد کو عورت پر حق زوجیت حاصل ہوتا ہے نکاح کے وقت عورت اور مرد کے مابین جو رقم طے پاجاتی ہے اسکی ادائیگی مرد پر لازم ہے اللہ تعالیٰ نے مہر کی ادائیگی کے بارے میں فرمایا ہے:

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً

یعنی عورتوں کو انکے مہر خوشی سے ادا کیا کرو۔

اس اعتبار سے مہر عورت کا ایک ایسا حق ہے جس پر تصرف کا اسے کلی اختیار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ شادی کے موقعہ پر لڑکی کے والدین یا دوسرے رشتہ داروں کی طرف سے جو تحفے تحائف یا ضروریات زندگی کے سامان ملتے ہیں اسی طرح شوہر اور اسکے رشتہ داروں کی طرف سے جو تحائف کی شکل میں نقدی یا زیورات دئے جاتے ہیں وہ ساری چیزیں عورت کی ملکیت شمار ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ نسآء میں فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا. وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ (النساء ۲۰)

یعنی اے ایمان دارو! تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور تم انہیں اس غرض سے تنگ نہ کرو کہ جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے اسمیں سے کچھ حصہ تم واپس لے لو۔ اس سے اگلی آیت میں تو یہاں تک فرمایا کہ اگر تم نے انہیں ڈھیروں ڈھیر مال بھی دیدیا ہے تو بھی اسمیں سے انکی مرضی کے خلاف تمہیں واپس لینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

گویا جب ایک مسلمان عورت نکاح کے بعد اپنے شوہر کے گھر آجاتی ہے تو وہ مالی اعتبار سے بے بس اور مجبور نہیں ہوتی بلکہ وہ صاحب جائیداد ہوتی ہے اور اسے پوری آزادی حاصل ہوتی ہے کہ چاہے تو اپنی ملکیت کو اپنے پاس رکھے یا پوری رقم یا اسکا کچھ حصہ اپنے شوہر کو دیدے یا پھر کاروبار میں لگائے۔ اور جہاں تک اسکی روز مرہ کی ضروریات کا سوال ہے تو اسکی پوری ذمہ داری اسلام نے شوہر کے سپرد فرمائی ہے۔ گویا شادی سے پہلے جس طرح اسکی کفالت کی ذمہ داری اسکے والدین یا صلبی رشتہ داروں پر تھی اب شادی کے بعد شوہر کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔

آج آزادی نسواں کے بلند بانگ دعوے کرنے والوں نے عورتوں کو گھر سے نکل کر باہر کی دنیا میں مردوں کے شانہ بشانہ دنیا کمانے کی آزادی تو ضرور دی ہے لیکن اس کے اپنے کمائے ہوئے مال پر بھی اسکو کلی طور پر آزادی دینے سے یکسر غافل رہے ہیں۔ اور آج بھی ان پر ایسی پابندیاں ہوتی ہیں کہ عورت کیلئے اپنے کمائے ہوئے مال سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا محال نظر آتا ہے۔ جبکہ اسلامی تعلیم کی رو سے اگر بیوی اپنے بنیادی فرائض بچوں کی تعلیم و تربیت وغیرہ کو انجام دیتے ہوئے کوئی آمد پیدا کرتی ہے تو وہ اسکی ذاتی ملکیت ہوتی ہے جس پر اسے کلی اختیار دیا گیا ہے۔

عورت بحیثیت ماں

حاضرین کرام! شادی کے بعد جب عورت صاحب اولاد ہوتی ہے تو ماں کہلاتی ہے یوں تو دنیا کے تمام مذاہب نے عورت کی اس حیثیت کی تعظیم و تکریم کی تعلیم دی ہے لیکن اسلام سے قبل خصوصاً ملک عرب میں عورتوں کے اس مقدس طبقہ جسے ماں کہتے ہیں کی بھی انتہائی درجہ تحقیر کی جارہی تھی اور حد یہ تھی کہ بیٹے اپنی سوتیلی ماؤں سے بھی شادی کرلیا کرتے تھے۔ اسلام نے نہ صرف اس شرمناک رسم کو حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ کہہ کر ہمیشہ کیلئے حرام قرار دیا بلکہ صنف نازک ہونے کے اعتبار سے ماں کے حقوق زیادہ مقرر کرکے اسکا حقیقی احترام قائم کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهٰتِكُمْ

کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ایک انسان کیلئے بھلا اس سے زیادہ خوش بختی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اسکو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی جنت مل جائے مگر ایسی جنت کا مقام ماں کے قدموں کے نیچے قرار دیا۔ ایک شخص حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا کون مستحق ہے فرمایا تیری ماں اس نے سوال کیا پھر فرمایا تیری ماں اس نے تیسری مرتبہ بھی یہی سوال کیا اور حضورؐ نے تیسری بار بھی یہی جواب دیا۔ پھر چوتھی مرتبہ سوال کرنے پر کہ ماں کے بعد کون فرمایا تیرا باپ۔

حق وراثت

حاضرین کرام! تاریخ انسانی کے کسی دور میں بھی عورت کے وراثت کے حق کا کہیں نشان نہیں ملتا۔ ہاں البتہ ایام جاہلیت میں وہ مال وراثت کی طرح ورثا میں تقسیم ضرور ہوتی رہی ہے اور ورثا مال مفت سمجھ کر ہر طرح سے بے رحمی بلکہ بے شرمی کا سلوک کرتے رہے ہیں اور یہ عظمت دنیا میں پہلی بار مسلم عورت کو ہی نصیب ہوئی ہے کہ شریعت نے جس طرح مرد کو جائیداد میں وارث قرار دیا ہے اسی طرح عورت کو بھی جائیداد میں حصہ دار بنایا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورہ النسآء میں مکمل تفصیل کے ساتھ ترکہ اور جائیداد کی تقسیم میں عورتوں کے تمام حقوق کی محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اور جس طرح مرد کو باپ بیٹے بھائی اور خاوند کی حیثیت سے حصہ دار بنایا گیا ہے تو اسی طرح عورت کو ماں بیٹی بہن اور بیوی کی حیثیت سے حصہ مقرر کرکے عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا گیا ہے۔ اس طرح سماج میں عورت کے درجہ کو اقتصادی لحاظ سے قابل رشک حد تک مضبوط و مستحکم بنایا گیا ہے۔

طلاق اور خلع کا حق

اسلام نے میاں بیوی کی علیحدگی کو بہت ناپسند فرمایا ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ (ابوداؤد)

یعنی حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اللہ کے نزدیک طلاق ہے یہ تاکیدی ارشاد فرما کر جہاں آپؐ نے معمولی معمولی رنجشوں کی بنا پر میاں بیوی کی مستقل علیحدگی کے رجحان کو

ختم کیا ہے وہاں سخت مجبوری کی حالت میں بدل ناخواستہ اسکی اجازت بھی دی ہے کیونکہ ازدواجی زندگی میں بعض اوقات ایسے مشکل اور پیچیدہ مراحل آجاتے ہیں کہ میاں بیوی کے درمیان محبت اور موافقت باقی نہیں رہتی اور انکا ایک ساتھ رہنا مشکل ہو جاتا ہے اور زندگی عذاب بن جاتی ہے ایسی صورت میں اسلام نے جہاں مرد کو یہ حق دیا ہے کہ وہ طلاق دیکر اپنی بیوی سے الگ ہو سکتا ہے اسی طرح عورت کو بھی یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ مجبوری کی صورت میں طلاق حاصل کر سکتی ہے جسے خلع کہا جاتا ہے۔ دوسرے مذاہب نے طلاق کا حق مرد عورت دونوں میں سے کسی کو نہ دیکر دونوں کو اس حق سے محروم رکھا ہے اور ایک لمبے تجربہ کے بعد اب ہر قوم طلاق کو قانونی حیثیت سے قبول کرنے پر مجبور ہو چکی ہے اس اعتبار سے اسلام نے نہ صرف مسلمان عورتوں کے مفادات ہی کا تحفظ کیا بلکہ غیر مذاہب کی عورتیں بھی ممنون احسان ہیں کیونکہ یہ اسلام ہی کا احسان ہے کہ ہندوستان کے دستور اساسی میں ہندو کوڈبل کے ذریعہ ہندو عورتوں کو بھی خلع طلاق کے حقوق دئے گئے ہیں مگر ترقی یافتہ اقوام نے اسمیں بھی اسقدر افراط کی راہ اختیار کی ہے کہ یورپ وامریکہ میں بات بات پر طلاق ہو جاتی ہے اور یہ رجحان اسقدر ترقی کر چکا ہے کہ بعض اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ مغربی ممالک میں جو شادیاں ہوتی ہیں انکا تیسرا حصہ طلاق پر ختم ہوتا ہے۔

اسلام نے اگرچہ مرد عورت کو یکساں طور پر طلاق کا حق دیا ہے لیکن ساتھ ہی اس امر کی بھی تاکید کی ہے کہ جلد بازی نہ کی جائے خانگی امور میں اگر ناچاقی ہو جائے تو پہلا حکم یہ ہے کہ بیوی اور شوہر دونوں کے صائب الرائے افراد آپس میں مصالحت کی کوشش کریں لیکن اگر مصالحت کی کوئی صورت نہ ہو اور علیحدگی ناگزیر ہو تو شریعت نے طلاق دینے والے پر ایسی شرائط اور پابندیاں عائد کی ہیں جو عورت کے حقوق کے تحفظ کیلئے لازمی قرار دی گئی ہیں تاکہ اس دوران اگر اپنی غلطی پر ندامت کا احساس ہو تو دونوں باہم پھر سے رجوع کر کے خوشگوار ازدواجی زندگی کی طرف لوٹ سکیں۔ مثال کے طور پر اگر شوہر کے دل میں طلاق دینے کا خیال اس وقت آئے جبکہ عورت حیض کے ایام سے گذر رہی ہو تو اس وقت طلاق دینا درست نہیں شوہر کو انتظار کرنا چاہئے کہ اسکی بیوی حیض سے فارغ ہو کر طہر یعنی پاکی کی حالت میں آجائے پھر طلاق سے جدائی کیلئے تین ماہ کا عرصہ بطور عدت مقرر کیا گیا ہے اور اس عرصہ میں یہ حکم ہے کہ عورت کو اسکا شوہر اپنے ہی گھر میں رکھے اور تمام اخراجات برداشت کرے ان تمام احکامات کے پیچھے یہ حکمت پیش نظر ہے کہ اگر وقتی جوش یا غصے میں یہ قدم اٹھایا گیا ہے تو اسکا مداوا ہو سکے۔ اور بیوی کی طرف رغبت کا رجحان پیدا ہو سکے۔

اسی طرح اسلام نے عورت کو بھی حق دیا ہے کہ اگر خاوند کے ساتھ اسکا زندگی گذارنا ممکن نہ ہو تو وہ اپنے خاوند سے طلاق لے سکتی ہے۔ عورت کے اس حق کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "شریعت اسلام نے صرف مرد کے ہاتھ میں ہی اختیار نہیں رکھا کہ جب کوئی خرابی دیکھے یا ناموافقت پاوے تو عورت کو طلاق دیدے بلکہ عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ بذریعہ حاکم وقت کے طلاق لے لے اور جب عورت بذریعہ حاکم کے طلاق لیتی ہے تو اسلامی اصطلاح میں اسکا نام خلع ہے۔ جب عورت مرد کو ظالم پاوے یا اسکو ناحق مارتا ہو۔ یا کسی اور وجہ سے ناموافقت ہو یا وہ مرد دراصل نامرد ہو یا تبدیل مذہب کرے یا ایسا ہی کوئی اور سبب پیدا ہو جائے جسکی وجہ سے عورت کو اس کے گھر میں آباد رہنا ناگوار ہو تو ان تمام حالتوں میں عورت یا اس کے کسی ولی کو چاہئے کہ حاکم وقت کے پاس یہ شکایت کرے اور حاکم وقت پر یہ لازم ہوگا کہ اگر عورت کی شکایت واقعی درست سمجھے تو اس عورت کو اس مرد سے اپنے حکم سے علیحدہ کرے اور نکاح کو توڑ دے لیکن اس حالت میں اس مرد کو بھی عدالت میں بلانا ضروری ہوگا کہ کیوں نہ اسکی عورت کو اس سے علیحدہ کیا جائے اب دیکھو یہ کس قدر انصاف کی بات ہے کہ جیسا کہ اسلام نے یہ پسند نہیں کیا کہ کوئی عورت بغیر ولی کے جو اسکا باپ یا بھائی یا اور کوئی عزیز ہو خود بخود اپنا نکاح کسی سے کرے ایسا ہی یہ پسند نہیں کیا کہ عورت خود بخود مرد کی طرح اپنے شوہر سے علیحدہ ہو جائے بلکہ جدا ہونے کی حالت میں نکاح سے زیادہ احتیاط کی ہے کہ حاکم وقت کا ذریعہ بھی فرض قرار دیا تا عورت اپنے نقصان عقل کی وجہ سے اپنے تئیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۷۳-۲۷۲)

بیوہ کی شادی

سامعین کرام جس طرح کسی مرد کی بیوی فوت ہو جائے تو وہ دوسری شادی کر سکتا ہے اسی طرح اسلام نے عورتوں کو بھی یہ حق دیا ہے کہ بیوہ ہونے کی صورت میں وہ شادی کر سکتی ہیں اور ایسی حالت میں اسکے تمام حقوق کی پوری طرح نگہداشت کی ہے اس تعلق میں قرآن مجید نے مسلم معاشرہ کو ان الفاظ میں ترغیب دلائی کہ وَانْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ (سورہ نور) کہ تم بیوہ عورتوں کی شادی کر دیا کرو اس لحاظ سے ایک مسلمان عورت مناسب حال دوسری شادی کر کے باعزت زندگی گذارنے کا پورا حق رکھتی ہے۔ اس ضمن میں ہمارے ہادی کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر بیوہ عورتوں سے شادی کر کے مسلمانوں کیلئے اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا ہے اس کے برعکس ہندو مذہب میں بیوہ عورت کو سخت منحوس اور دیوتاؤں کے غضب کی علامت سمجھ کر بے سہارا اور لاوارث چھوڑ دیا جاتا رہا ہے۔ یا پھر دوسری صورت ستی کی ظالمانہ رسم تھی جس کے مطابق بیوہ عورت کا فرض ہوتا تھا کہ وہ اپنے مرنے والے شوہر کی جلتی ہوئی چتا میں چھلانگ لگا کر بھسم ہو جائے۔

تعدد ازدواج

معزز سامعین! اسلام نے بعض بڑی گہری اور حیرت انگیز حکمتوں کے تحت ایک سے زائد شادیوں کی اجازت دی ہے معترضین اسلام کی طرف سے اس سلسلہ میں اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام نے ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دیکر عورت پر ظلم کیا ہے اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ جہاں تک ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کا مسئلہ ہے اسکا رواج بہت پرانا ہے اور ہر قوم میں ملتا ہے ہاں عیسائیوں میں دوسری شادی کی مذہبی اعتبار سے اجازت نہیں جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ مغربی معاشرہ ایک شادی شدہ بیوی کے ہوتے ہوئے بغیر شادی کے غیر عورتوں سے تعلقات کو برداشت کر لیتا ہے۔ جس کے بھیانک اور بد نتائج کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اسی طرح آریہ سماج والے نیوگ کی شرمناک صورت کو تو جائز سمجھتے ہیں اور دوسری شادی کو ناجائز خیال کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کسی بھی ایسی صورت کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ جس سے معاشرہ میں برائی اور بدامنی پھیلے اور بغیر شادی کے غیر عورتوں سے جنسی تعلقات رکھے جائیں۔

اصل بات یہ ہے کہ بسا اوقات ایک انسان کو کئی طرح کی مجبوریاں پیش آسکتی ہیں جنکے ماتحت اس کیلئے دوسری شادی کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً بیوی دائم المریض ہو اور حق زوجیت ادا نہ کر سکتی ہو یا اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو یا صلح اور قیام امن کیلئے کسی خاندان سے تعلقات استوار کرنا مقصود ہو اسی طرح جنگ کے نتیجہ میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہو جائے وغیرہ کئی مصالح ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے پیش نظر ایک سے زیادہ شادی لازم ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں اسلام نے ایک سے زائد صرف چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے۔ جبکہ اسلام سے پہلے اس قسم کی کوئی قید نہ ہونے کی وجہ سے ایک مرد جس قدر چاہے شادیاں کر لیتا تھا۔ دوسری بات یہ ہے ایک سے زائد شادیوں کی اسلام نے اجازت دی ہے حکم نہیں دیا۔ اور اجازت کے ساتھ بھی بعض ایسی شرائط عائد کی گئی ہیں کہ جن کا پورا کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں مثلاً تمام بیویوں کے ساتھ مکمل عدل وانصاف اور مساوات کو برقرار رکھا جائے کھانے پینے اور رہائش وغیرہ کی یکساں سہولت مہیا کی جائے حتی کہ سب کے جذبات کا یکساں خیال رکھتے ہوئے باریاں مقرر کی جائیں لیکن اگر کوئی شخص ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس صورت میں اسلام تاکیدی حکم دیتا ہے کہ ایک ہی عورت سے شادی کی جائے۔

پس حقیقت تو یہ ہے کہ تعدد ازدواج کے حکم میں بھی اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حقوق و مفادات کا تحفظ اتنا بے نظیر فرمایا ہے کہ جسکی مثال کسی دوسرے مذہب یا قوم میں ملنا ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے۔

پردہ

سامعین کرام اب آخر میں اسلام میں عورتوں کیلئے پردے کا حکم ہے اسکا ذکر بھی اختصار سے ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ پردے کو لیکر عموماً اسلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت کو پردے کا حکم دیکر اسکی ترقی میں روک لگائی ہے اور اسکی آزادی کے حق کو چھینا ہے۔ حالانکہ یہ اعتراض سراسر نادانی اور پردے کی حکمتوں سے لاعلمی کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام عورت کیلئے کسی ایسے پردے کا حکم ہرگز نہیں دیتا جو اسکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن سکے بلکہ ایک طرف تو مرد عورت دونوں کو یکساں پابند کیا ہے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں اور دوسری طرف عورتوں کو بطور خاص یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی زینت کی جگہیں چھپا کر رکھیں انکا گھروں سے باہر عام سوسائٹی میں جانا جاہلانہ طریق پر نہ ہو۔ اور ایسی حرکات سے اجتناب کریں جس کے نتیجہ میں وہ مردوں کی ہوسناک اور لالچ بھری نظروں سے محفوظ رہ سکیں۔ گویا اسلام نے عورت کو پردے کا حکم دیکر اسکی عزت و ناموس اور عفت کی حفاظت کی ہے دراصل پردے کی پر حکمت تعلیم پر اعتراض کرنے والے بے پردگی کے بھیانک نتائج سے اپنی آنکھیں موند لیتے ہیں چنانچہ بے پردگی کے نتیجہ میں آج مغربی اقوام جس جنسی بے راہ روی تک پہنچ چکی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حتی کہ ایڈز جیسی خطرناک اور لاعلاج امراض بھی دراصل بے پردگی اور اس کے نتیجہ میں پھیلنے والی بدکرداری ہی کا نتیجہ ہے۔

لیکن جہاں تک عورت کیلئے اسکی صلاحیتوں کے مطابق ترقی کی منازل طے کرنے کا سوال ہے پردہ اس راہ میں ذرہ بھی روک نہیں بنتا۔ چنانچہ اسلام کے صدر اول میں عورت اگر گھر کی محافظ تھی تو وہ سرحدوں کی بھی حفاظت کرتی تھی اگر بچوں کی نگران تھی تو وہی عورت رفاہی کاموں میں بھی مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہوتی تھی اور یہ سب کام پردے میں رہتے ہوئے کرتی تھی اور آج بھی عورت قرآن مجید کے اس حکم کے سائے میں کسی بھی میدان میں اور کسی بھی کام میں کسی مرد سے پیچھے نہیں۔ اب آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

اذکروا موتاکم بالخیر

برادر اصغر عزیزم مکرم محمد رشید الدین صاحب مرحوم

از محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقف جدید قادیان

میرے بھائی مکرم رشید الدین صاحب مجھ سے صرف ۴(چار سال) چھوٹے تھے ۱۰سال کے تھے کہ ہماری والدہ صاحبہ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ بچپن اور طالب علمی کا دور ہم تینوں بھائیوں کا اکٹھے گذرا۔ اُس وقت مکرم والد صاحب مرحوم ریلوے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر تھے۔ جہاں بھی ان کی پوسٹنگ ہوتی اُس جگہ فیملی کے ساتھ ہمیں بھی جانا پڑتا۔ پرائمری کلاسز کے زمانہ میں ہی دور دور کے فاصلوں پر سکولوں میں تعلیم کے حصول کیلئے جاتے تھے۔ انہیں دنوں والد صاحب مرحوم کا تبادلہ ایک Flag station ہمنی والا میں ہو گیا۔ وہاں سے ہم دونوں بھائیوں کو روزانہ بلاناغہ صبح چار بجے کی ٹرین سے جلال آباد جانا پڑتا اور رات کو عشاء کے وقت ٹرین میں واپس گھر آتے تھے۔ والدین کی دُعاؤں سے یہ مشکل آسان ہوئی فالحمدللہ۔ امر تسر کے قریب بھگتانوالہ والد صاحب مرحوم کا تبادلہ ہو گیا۔ ہم نے کچھ عرصہ امر تسر میں ایم-اے-او سکول میں تعلیم حاصل کی۔ یہاں پر سکول میں ہمارا تعارف مولوی ثناء اللہ امر تسری کے ایک نواسے نے کرایا کہ یہ دو بھائی احمدی ہیں۔ بھائی صاحب تو اُس وقت چھوٹے تھے۔ شریر طلبہ کا ٹولہ اپنے سرغنہ کی قیادت میں روزانہ میری پٹائی کرتا۔ اور ہم دونوں کو گندے اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہجو میں سناتے ہوئے جلوس کی شکل میں گھر کے قریب تک چھوڑ کر آتے اور بار بار مجھ سے پوچھتے کہ کیا تم نے توبہ کر لی ہے۔ میرا جواب یہی ہوتا کہ بفضلہٖ میرا ایمان پہلے سے مضبوط ہو گیا ہے۔ فالحمدللہ مکرم بھائی مرحوم کو یہ واقعہ ہمیشہ یاد رہا۔ جب بھی ملاقات ہوتی مجھے اس کی یاد دلایا کرتے تھے۔ ۱۹۳۴ء میں والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد والد صاحب نے ہمیں اپنی تعلیم کے سلسلہ میں ہمارے بہنوئی جو لاہور میں مقیم تھے اُن کے پاس بھجوا دیا۔ مکرم بھائی صاحب مرحوم نے پہلے مسلم ہائی سکول لاہور سے میٹرک پاس کی۔ یہ پیغامیوں کے زیر انتظام سکول تھا۔ امر تسر اور لاہور میں طالب علمی کے زمانہ سے جماعتی مخالفت کے نظارے سامنے آئے۔ جو ہندوستان میں شاید ہی کسی اور جگہ ہوں گے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ہمیں بچپن سے ہی احمدیت کی تعلیم کے مطالعہ کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ جو ہمارے لئے بہت کار آمد ثابت ہوئی۔ مخالفت کے طوفان سے گزرنے والے افراد اس کی قدر و قیمت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔ مکرم بھائی صاحب جب ایف اے میں پہنچے تو انہیں احساس ہوا کہ اب والد صاحب کے کم وسائل کی وجہ سے آگے تعلیم جاری رکھنا ممکن نہیں۔ محترم بڑے بھائی صاحب مرحوم اُن دنوں کلکتہ میں سیکر ٹریٹ میں ملازم تھے۔ موصوف نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ کچھ عرصہ گورنمنٹ سروس کی پھر ملازمت چھوڑ کر کاروباری فرم میں کچھ عرصہ کام کیا۔ اُس وقت ملک کی پارٹیشن ہو چکی تھی موصوف کو احساس ہوا کہ سارا خاندان ہجرت کر کے جا چکا ہے۔ مجھے بار بار دُعا اور استخارے کیلئے لکھتے رہے۔ بعد دُعا انہیں مشورہ دیا گیا کہ سندھ میں کراچی چلے جائیں۔ موصوف نے کلکتہ سے ہجرت کی۔ کلکتہ پہنچ گئے جو بھی ملازمت ملی۔ غنیمت سمجھ کر اختیار کی اس کے ساتھ ساتھ محنت شاقہ سے ناتمام تعلیم مکمل کی ایم اے انگلش اکنامکس اور بزنس تینوں مضامین میں پاس کر کے میڈیکل فارم کمپنیوں میں اچھی پوسٹوں پر رہے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے اچھی پوسٹ والوں کی مخالفت خندہ پیشانی سے برداشت کی۔ باقی حالات مکرمہ بھاوجہ صاحبہ نے میرے ان کی وفات پر تحریر کردہ تعزیتی خط کے جواب میں تحریر کئے ہیں جو مضمون ہذا کے ساتھ مرحوم کی مغفرت بلندیٔ درجات اور تمام پسماندگان کے حق میں دُعائے خیر کے حصول کیلئے ہدیہ قارئین بدر تحریر ہیں۔

☆-مکرمہ بھاوجہ صاحبہ خاکسار کے تعزیتی خط کے جواب میں مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔

"عرض ہے کہ آپ کے پیارے اور چھوٹے بھائی جناب محمد رشید الدین صاحب ۱۰ار فروری ۱۹۹۹ء شام ۱۰ بجے کو دو سال کی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کا افسوس کے اظہار کا خط ملا اور ابھی صدمہ تازہ ہے اور میرے لئے کچھ لکھنا بہت دشوار ہے تا ہم سب کا ایک ہی غم ہے کچھ نہ کچھ لکھنے کی کوشش کر رہی ہوں ہم نے کبھی بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ ہم سب کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ بار بار زیادہ بیمار ہوتے پھر سنبھل جاتے مگر یہ خیال نہ تھا کہ آخرت کی طرف رواں دواں ہیں بے شک وہ ایک بابرکت اعلیٰ اور قیمتی وجود تھے نہایت مخلص دیندار۔ نمازی تہجد گزار رمضان میں بکثرت قرآن مجید پڑھتے کسی کی برائی یا غیبت نہ کرتے نہ کرنے دیتے۔ بے ضرر خاموش طبیعت بے حد صابروشاکر تھے۔

خدمت دین کا جذبہ بھی بے حد تھا۔ قیادت النور میں ۲۲ سال رہے حلقہ النور کے صدر بھی رہے زعیم اعلیٰ انصار اللہ بھی رہے اور سیکر ٹری وصایا علالت تک تھے۔ جب پاکستان بنا کلکتہ سے کراچی آگئے اور جب سے اب تک جماعت احمدیہ کراچی سے ہر طرح سے منسلک رہے۔

خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب احمدیہ ہال ہی سینٹر ہوتا تھا وہ خدام میں کارکن تھے جب حضور کراچی تشریف لاتے تو ڈیوٹیاں دیتے ساتھ شامل رہتے ساتھ کھانا کھاتے حضور کے ساتھ خدام کی تصاویر میں موجود ہیں۔

وصیت بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی تھی تنخواہ میں سے پہلے وصیت کا حصہ نکالتے اور دیگر چندہ جات دیتے۔ وصیت کا حصہ زندگی میں ہی ادا کرنے کیلئے اپنا مکان فروخت کر کے حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور ہر لحاظ سے سرخرو رہے۔ الحمدللہ۔

رات ۱۰ بجے وفات ہوئی یہاں نئی جگہ زیادہ واقفیت بھی نہ تھی بس میں اور فاتح الدین سخت پریشان حال کچھ سمجھ بھی نہ تھی۔ اچانک حلقہ کے ایک کارکن آگئے اور فاتح الدین نے صورت حال بتا کر کہا کہ آپ اطلاعیں کر دیں چنانچہ انہوں نے فوراً حلقے میں اطلاعیں کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم ایک الٰہی جماعت میں شامل ہیں حلقے کے سب لوگ جمع ہو گئے خواتین بھی آگئیں حلقہ والوں نے بے حد تعاون کیا۔ سب کام سنبھال لئے ۲ بجے تک تیار کر دیا ڈھائی بجے رات جنازہ ہوا مگر نہایت قلیل افراد شامل ہوئے۔ ۳ بجے ایئرپورٹ پر جنازہ لیکر گئے میں میری بہن مبارکہ عزیزم فاتح الدین اور عزیزم شاہد ساتھ گئے۔ ۸ بجے صبح لاہور جنازہ پہنچا وہاں سے وین لیکر ربوہ پہنچے۔ اسلام آباد سے بھی سب بچے پہنچ گئے پھر عصر کے وقت مسجد مبارک میں جنازہ ہوا وہاں بھی قلیل تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ وصیت کا حساب صاف تھا۔ عصر کے بعد تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور سب کے تعاون سے تمام کام احسن طریق پر ہوتے گئے۔ اور وہ خاموش اور بے ضرر پاک وجود بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ انجام بخیر ہوا۔

والسلام طالب دُعا

غمزدہ امۃ الھادی اور بچے

بقیہ صفحہ: (8)

تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ایک اقتباس پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں حضور نے ۲۹ جولائی ۱۹۹۵ء کو احمدی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"پردہ اسلامی معاشرہ میں سب سے زیادہ قابل قدر چیز ہے اسکو ہم نے نافذ کرنا ہے ہم نے اسکی حفاظت کرنی ہے ہم نے اسکو لیکر آئندہ مستقبل میں بڑھنا ہے.... اس بحث میں مبتلا نہ ہوں کہ پردہ اتنا سخت ہے یا اتنا سخت۔ پردے کی روح کو سمجھیں اور ہر احمدی خاتون میں پردے کی روح نمایاں طور پر دکھائی دینی چاہئے.... آئندہ زمانے کی جنت کی تعمیر کیلئے پردہ کی روح کو سمجھنا اور اسے نافذ کرنا حد سے زیادہ ضروری ہے... اے احمدی بیٹیو! اور اے میری ماؤں اور بہنو! میں تمہیں وہ حوا دیکھنا چاہتا ہوں جو ازسرنو جنت میں داخل کرنے کا موجب بنے اور پھر ہمیشہ کیلئے اس جنت میں ہم داخل رہیں اور اس امن کی چاردیواری میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے پھل کھاتے رہیں اور پھر کسی شیطان کو توفیق نہ ملے کہ ہم اس جنت سے ہمیشہ کیلئے نکالے جائیں یہ ہے وہ جنت جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر دوبارہ نازل ہوئی، شریعت اسلامیہ کی صورت میں نازل ہوئی۔

(وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین)

درخواستِ دعا

مکرم اکرام الحق صاحب جٹالہ آف امریکہ کے پوتے کامران کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں پوتے کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے نیز ان کی اپنی صحت بھی ٹھیک نہیں ہے اپنی اور تمام اہل وعیال کی صحت وتندرستی دینی ودنیاوی ترقیات اور اموال ونفوس میں برکت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینجر بدر)

☆۔ مکرم سید نعیم احمد صاحب اپنی شفائے کاملہ عاجلہ اور جملہ مشکلات کے ازالہ اور دینی ودنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر-/50) سید نعیم احمد مبلغ لکھنؤ

اعلانات نکاح

خاکسار کی دو بیٹیوں عزیزہ ثریا کوثر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز محمد غلام ولد مکرم طفیل صاحب ساکن ٹھٹھل ہماچل پردیش بعوض حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپے اور عزیزہ عطیہ کوثر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز سید فیروز احمد ولد سید نصیر الدین ساکن خانپور ملکی بہار بعوض حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں مورخہ 24.5.2000 کو بعد نماز عصر پڑھایا۔ ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر 150 روپے۔

(سید اشفاق احمد بہاری حال مقیم قادیان)

جلسہ یوم خلافت

27 مئی کو جلسہ یوم خلافت بعد نماز ظہر وعصر خاکسار کی زیر صدارت منعقد کیا گیا تلاوت قرآن کریم جلسہ کا آغاز ہوا بعد ازاں ایک نظم ہوئی۔ ایک تقریر خلافت کی اہمیت وبرکت کے موضوع پر خاکسار نے کی دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (ایوب علی خاں مبلغ سلسلہ اہڑی)

مسجد فضل کاٹراپلی (آندھرا) کا افتتاح

1983 کی بات ہے کاٹراپلی میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی دور امارت میں 187 افراد نے مامور من اللہ کے پیغام کو پاکر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کی چونکہ غریب لوگ تھے مسجد خود بنانے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے البتہ انہوں نے کوشش کر کے گاؤں کے ایک امیر ہندو دوست سے 720 گز زمین مسجد کیلئے تحفۃً حاصل کرلی اور اس زمین کی رجسٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام پر ہوئی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے یہاں مسجد تعمیر کرنے کی منظور حاصل ہوئی۔ اور مکرم صوبائی امیر سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب کی زیر نگرانی مسجد تعمیر ہوئی۔

مورخہ 23.2.2000 کو مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون نے نماز مغرب سے قبل ربن کاٹکر اور نماز مغرب کی ادائیگی کے ساتھ مسجد کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

اس کے بعد ایک مختصر سے اجلاس میں مکرم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون نے نماز کی اہمیت بیان کی اور خاکسار نے تقریر کا ترجمہ تلگو زبان میں کیا۔ صدر اجلاس مکرم محمد کلیم اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کاٹراپلی نے دعا کروائی اور اجلاس کی برخاستگی کا اعلان فرمایا اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

کشمیر میں تعلیم الاسلام احمدیہ سکولوں کی نمایاں کارکردگی

اس سال ہمارے تعلیمی اداروں۔ ناصر آباد۔ آسنور یاری پورہ سے ایک سو کے قریب طلبہ و طالبات دسویں جماعت کے بورڈ کے امتحانات میں شامل ہوئے تھے مولا کریم کے فضل و کرم سے تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹی چیوٹ یاری پورہ کے ایک طالب علم عزیز عطاء المنعم ٹاک نے Distinction حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ جملہ جماعتی تعلیمی اداروں سے فرسٹ ڈویژن سیکنڈ ڈویژن حاصل کر کے اچھی تعداد میں طلباو طالبات نے کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

یاد رہے کہ وادی سے نصف لاکھ طلباو طالبات دسویں جماعت کے امتحانات میں شامل ہوئے تھے اور مجموعی طور پر 26% نتیجہ رہا ہے۔ جماعتی اداروں کے طلباء و طالبات نیز سٹاف ممبران و ممبران انتظامیہ مبارک باد کے مستحق ہیں مولا کریم سب کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ ان اداروں کی مزید نمایاں کامیابی کے حصول کیلئے احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(عبدالحمید ٹاک۔ امیر صوبہ کشمیر)

چمپارن (بہار) میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد

مکرم صوبائی امیر صاحب کی آمد پر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں موتی ہاری۔ بتیا۔ رکسول راگڑوا آرا پور اور رارو گاٹولہ، موتی ہاری کے نومبائعین نے شرکت کی یہ اجلاس چمپارن کا سب سے پہلا اور کامیاب اجلاس رہا۔

23.4.2000 بروز اتوار 12 بجے امیر صاحب کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم اکرام صاحب معلم بتیا نے سب سے پہلی تقریر کی آپ کے بعد صدر جماعت بتیا مکرم نیاز احمد خان صاحب نے چند نصائح نومبائعین کو کیں۔ پھر خاکسار نے چند الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا پھر مکرم روز محمد صاحب رامگڑوا نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔ اس کے بعد خاکسار نے مکرم امیر صاحب کے حکم پر نومبائعین کا تعارف کرایا بعدہ مکرم نیشنل پریزیڈنٹ آف نیپال نے اپنے مفید خیالات سے ہمیں نوازا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے ... دعا کے ساتھ جلسہ کو برخاست کیا۔

(مجیب الرحمٰن خان)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ 16.4.2000 جلسہ سیرت نبی ﷺ کا آغاز گلریز بانو کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ عہد نامہ شگفتہ ناز نے پڑھا۔ مریم بیگم نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی پھر آنحضرت ﷺ کی سخاوت پر شگفتہ ناز نے تقریر کہ آپ کی سخاوت کو دیکھتے ہوئے انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آپ دنیا کے سب سے زیادہ سخی انسان تھے پھر گلریز بانو نے آنحضرت ﷺ اور عشق الٰہی پر تقریر کی کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کے ہر حکم کو بہت سختی سے مانا اور اس پر عمل کیا یہاں تک کہ کافر بھی کہنے لگے کہ محمد ﷺ اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے پھر سروری بیگم نے آنحضرت ﷺ کا غیروں سے حسن سلوک پر تقریر کی کہ جو بھی آپ کے پاس اپنی حاجت لیکر آیا اس کو ہر ممکن طریقہ سے پورا کیا چاہے آپ کو کتنی ہی پریشانی اٹھانی پڑتی مریم بیگم نے عنوان حضرت رسول پاک کا اسوہ حسنہ پر تقریر کی۔ آخر میں یاسمین آرا نے سلام بڑی خوش الحانی سے پیش کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(ثروت جبین کانپوریوی)

جلسہ ہائے یوم خلافت

بنارس:۔ مورخہ ۲۸۔۵۔۲۰۰۰ بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد بنارس میں زیر صدارت محترم جناب محمد حنیف صاحب صدر جماعت جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو کہ مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب مبلغ نے کی۔ بعدہ نظم عزیز سمیر احمد نے پڑھی اس کے بعد علی الترتیب تین تقاریر مکرم شاہد احمد صاحب منڈاشی آف بھدروا۔ مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب اور خاکسار سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس کی خلافت سے متعلق مختلف عناوین پر ہوئیں۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس)

پالاکرتی (آندھرا) مورخہ ۲۱ر مئی ۲۰۰۰ بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد پالاکرتی میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم محمد نور الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی شمشاد علی بادل نے زیر عنوان خلافت کی اہمیت و افادیت پر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی شیخ نذیر الدین صاحب معلم وقف جدید بیرون نے کی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے خلافت کی برکات کے عنوان سے کی۔ چوتھی تقریر خاکسار کی ہوئی اس کے بعد صدر اجلاس نے دعا کروا کر اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

(حافظ سید رسول نیاز۔ نائب نگران اعلیٰ آندھرا پردیش)

شموگہ (کرناٹک) جماعت احمدیہ شموگہ کے زیر اہتمام مورخہ 27.5.2000 احمدیہ مسجد میں بعد نماز عشاء جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت عزیزم شعیب احمد برہان صاحب کی تلاوت قرآن مجید و ترجمہ سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ خاکسار میر سراج الحق سیکرٹری تعلیم و تربیت نے نظم سنائی۔ پہلی تقریر خلافت حقہ کے متعلق مسیح پاک اور خلفاء کے ارشادات پر مکرم محمود احمد صاحب نے کی خضر محمود صاحب نے خلافت کا مفہوم بیان کیا۔ تیسری تقریر مولوی صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ نے خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریوں پر کی۔ صدر جلسہ نے آخر پر احباب کو خلافت سے وابستگی کی نصیحت کرتے ہوئے خلیفہ وقت کے ایمان افروز اور پر معارف خطبات باقاعدگی سے سننے کی نصیحت کی دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(میر سراج الحق سیکرٹری تعلیم و تربیت)

★ جماعت احمدیہ حیدر آباد کو زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد بمقام مسجد احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ (الحمد للہ) یہ جلسہ زیر صدارت محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم یٰسین احمد صاحب نے کی۔ جبکہ نظم مکرم شجاعت حسین صاحب نے پیش کی۔ بعدہ مکرم مبشر احمد صاحب اور مکرم حمید احمد صاحب غوری نے خلافت کے عنوان سے عمدہ تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے خلافت کی ضرورت اور افادیت پر تقریر کرتے ہوئے احباب کو خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کی تلقین کی صدارتی خطاب میں مکرم امیر صاحب نے مختلف واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے نہایت دلنشین انداز میں خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت پر زور دیا۔ اللہ اس جلسہ کو جماعت کیلئے ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ آمین (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ حیدر آباد)

☆ ۲۷ر مئی ۲۰۰۰ء کو مسجد احمدیہ یادگیر میں بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم عبدالسلیم سگری صاحب امیر جماعت یادگیر نے فرمائی۔

مکرم عبدالغفار صاحب قلعی گر کی تلاوت اور مکرم اسد اللہ صاحب گڈے کی نظم خوانی کے بعد مکرم رفیق احمد خان صاحب اور مکرم اُسامہ احمدی صاحب نے تقریر کی اور مکرم محمود احمد صاحب جنگوی نے نظم سنائی آخر پر محترم امیر صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا جس میں آنمحترم نے تمام افراد جماعت کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اپنی اولادوں کو بھی نظام خلافت سے وابستہ رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (محمود احمد گلبرگی خادم مسجد یادگیر)

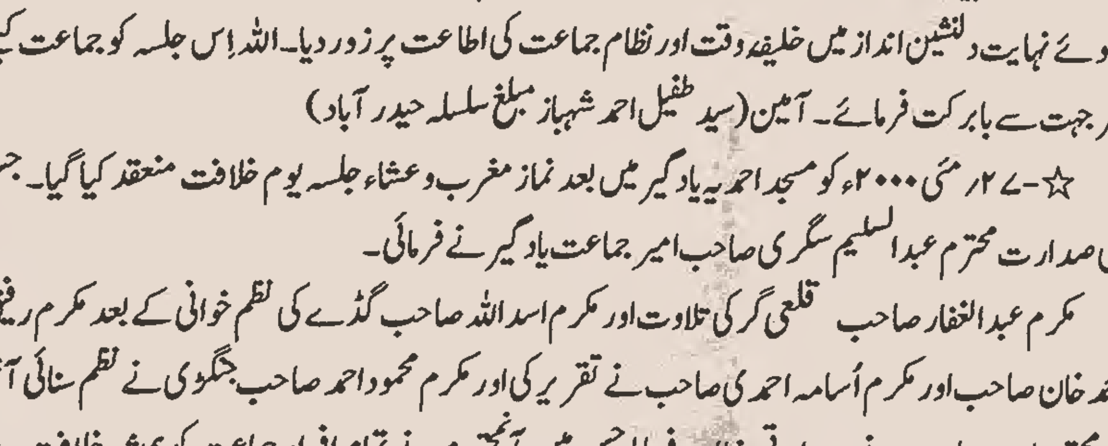

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

جماعت احمدیہ شری لنکا کی سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۱۷ر۱۸جون بروز ہفتہ واتوار جماعت ہائے احمدیہ شری لنکا کی سالانہ کانفرنس زیر صدارت محترم محمد ظفراللہ صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ شری لنکا نہایت کامیابی سے شاندار طریقہ پر منعقد ہوئی۔ وکالت التبشیر (ایڈیشنل) لندن کے ارشاد کے مطابق اِس کانفرنس میں بطور مرکزی نمائندہ شرکت کی توفیق خاکسار کو حاصل ہوئی۔ خاکسار مورخہ ۱۳رمئی کو کیرلہ (انڈیا) سے یہاں پہنچا۔اُس وقت سے کولمبو۔ نگمبو پسیالہ وغیرہ جماعتوں میں منعقدہ مختلف تربیتی اجلاسوں میں شرکت کی۔روزانہ بعد نماز فجر قرآن مجید کااور بعد نماز مغرب احادیث کادرس بھی دیتارہا۔نیز بعد نماز عشاء دینیات اور فقہی مسائل پر روزانہ سوال وجوابات کی کلاس بھی ہوتی رہی۔نیز جماعت کے اصلاحی وتربیتی اُمور میں منہمک رہا۔

لجنہ اماءاللہ کی طرف سے نمائش

مورخہ ۱۰ر۱۱رجون کوشری لنکالجنہ اماءاللہ کی طرف سے وسیع پیمانے پرایک نمائش (Exhibition & sale)منعقد ہوئی۔خاکسار نے اجتماعی دُعااور مختصر خطاب سے اس کاافتتاح کیا۔اس نمائش میں جماعت احمدیہ عالمگیراور شری لنکا کی مختلف تاریخی تصاویر، چارٹز قرآن مجید کے مختلف تراجم وغیرہ کے علاوہ لجنہ اماءاللہ شری لنکا کی مختلف شاخوں کی طرف سے تیار کردہHandi Crafts بھی نمائش اور فروخت کرنے کیلئے رکھی گئی تھیں۔اِس دوروزہ نمائش میں مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ اوقات مقرر کئے گئے تھے۔خدا کے فضل وکرم سے ایک لاکھ ۳۰ہزارروپۓ کی اشیاءفروخت ہوئیں۔

وقار عمل:خدا کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ کے دونوں دن موسم نہایت خوشگوار رہا۔اس سے قبل شدید بارش کی وجہ سے مسجد احمدیہ کاوسیع وعریض باغ جہاں جلسہ ہوناتھاپانی اور کیچڑ سے بری طرح لت پت تھا۔لیکن ہمارے پیارے اور مستعد خدام نے دن رات وقار عمل کر کے زمین کو خشک اور ہموار کردیا۔جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ کا آغاز:جلسے کے دونوں دن صبح ساڑھے ۴بجے خاکسار نے تہجد کی نماز پڑھائی۔اور نماز فجر کے بعد قرآن مجید کادرس مختلف تربیتی پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے دیا۔ مورخہ ۱۷رجون جلسہ کا پہلادن تھا۔ بوقت ۹بجے صبح خاکسار نے لوائے احمدیت اور مکرم محمد ظفراللہ صاحب نیشنل پریذیڈنٹ نے ملکی جھنڈالہرایا۔اس کے بعد اجتماعی دُعاہوئی۔ جلسہ کا آغاز مکرم محمد فارس صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ہوا۔مکرم منوراحمد صاحب نے منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایابعدہٗ خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ مکرم صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بیان کی۔

اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔مکرم ناصراحمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کولمبو،مکرم میران صاحب صدر جماعت پولہ نارو ے۔مکرم محمد توفیق صاحب پسیالہ مکرم منوراحمد صاحب سکرٹری وقفِ نو نے مختلف عنوانوں پر مختصر اتقریریں کیں۔ آخر میں خاکسار نے وفات ونزول مسیح پر تقریر کی۔ تقریروں کے دوران جماعت احمدیہ نگمبو اور کولمبو کے اطفال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ اور منظوم کلام Chorus کی صورت میں پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

دوسری نشست

دوسری نشست شام کو ۴بجے زیر صدارت نیشنل صدر ۔ مکرم مولوی مشتاق احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم منور احمد صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔مکرم .M.A خلیل احمد صاحب ایڈیٹر اسلامیہ سورین مکرم بشیر الدین صاحب جنرل سکرٹری مکرم مولوی مناف جہاں صاحب مبلغ نگمبو۔مکرم مولوی امیر صاحب مبلغ پولہ نارو ے مکرم عبدالعزیز صاحب سکرٹری تبلیغ نے تقریریں کیں۔ آخر میں خاکسار نے مقام ختم نبوّت پر تقریر کی۔اس کے ساتھ پہلے دن کاپروگرام رات کے ۹بجے بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن کی پہلی اور آخری نشست

مورخہ ۱۸رجون صبح ۹بجے زیر صدارت محترم نیشنل صدر صاحب آخری نشست کا آغاز مکرم جعفر قادر صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم منوّراحمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد ہوا۔مکرم نظام خان صاحب صدر جماعت کولمبو مکرم مولوی مشتاق احمد صاحب مبلغ پسیالہ مکرم رفیع الدین صاحب کی تقریروں کے بعد خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریر میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔

جلسہ کے دوران مکرم ایم-اے محمود صاحب مکرم جنید الدین صاحب اور مجلس خدام الاحمدیہ کولمبو نے نظمیں سناکر سامعین کو محظوظ کیا۔اسی طرح ایک مشہور تامل شاعر مکرم شاہ جہاں صاحب احمدی نے تامل زبان میں جلسہ سالانہ کی اہمیت وخصوصیت پر دلوں کو گرمادینے والی پُرجوش نظم سنائی۔اجتماعی دُعاکے ساتھ یہ بابرکت جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

خدا کے فضل وکرم سے اِس جلسہ کے دوران دس سعید روحوں کو بیعت کی توفیق ملی۔خداتعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔

مہمانان کرام اور حاضری

خدا کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ نگمبو کے علاوہ کولمبو۔پسیالہ۔پُتلم۔پولہ نارو ے وغیرہ جماعتوں سے ۴۰کے قریب گاڑیوں میں احباب ومستورات نے شرکت کی۔امسال جلسہ سالانہ میں حاضری ۷۴۸تھی۔جو پچھلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ تھی فالحمد للہ علی ذالک۔بفضلہٖ تعالیٰ قیام وطعام کاعمدہ انتظام تھا۔مستورات کیلئے تقاریر سننے کااور اسی طرح قیام وطعام کابہترین انتظام کیا گیاتھا۔

یہ اللہ تعالیٰ کابے حد فضل واحسان ہے کہ باوجود نامساعد ملکی حالات میں جبکہ ملک کے شمالی حصہ میں شدید جنگ ہورہی ہے ہمیں نہایت سکون واطمینان کے ساتھ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔فالحمد للہ علی ذالک۔(محمد عمر مبلغ انچارج نزیل شری لنکا)

محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی مرحوم کاذکر خیر

از مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز درویش قادیان

محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی مرحوم ایک لمباعرصہ بیماری کے بعد جنوری ۲۰۰۰ء لنڈن وفات پاگئے۔اِنااللہ واناالیہ راجعون۔ آپ کے بیٹے عزیز عابداحمد صاحب نے ہمت کر کے اُن کاتابوت قادیان لانے کاانتظام کیااور مرحوم بہشتی مقبرہ قادیان میں آسودہ خاک ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کے درجات کوبلند فرماوے اور اُن کے جملہ پسماندگان کوصبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

جولائی ۱۹۹۸ءکوجب خاکسار جلسہ سالانہ یو کے میں شمولیت کیلئے لنڈن گیاتھاتواِن کے بیٹے عزیز عابد احمد صاحب کے ہمراہ محترم مولوی صاحب مرحوم کو ہسپتال میں دیکھنے بھی گیاتھا۔اُس وقت آپ نیم بےہوشی کی حالت میں تھے۔آپ کودیکھ کر آپ کی صحت کے زمانے کے مناظر نظروں کے سامنے گزرے جبکہ موصوف ہزارہالوگوں کے اجتماع میں پُروقار عالمانہ انداز میں تقریر کیاکرتے تھے اور آیات قرآنی کی برموقعہ تلاوت کے ساتھ ساتھ ویدوں کے شلوک پڑھ کر بھی اپنی تقریر کوسجایاکرتے تھے۔آپ نے سنسکرت کی تعلیم کچھ عرصہ بنارس رہ کرحاصل کی تھی۔

تقسیم ملک ۱۹۴۷ءکے زمانہ میں آپ دہلی میں بطور مبلغ متیم تھے قادیان کے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۸ء کے موقعہ پر آپ پولیسAscort کاانتظام کر کے ہندوستان کے قریباًایک سواحمدی افراد کا قافلہ جلسہ میں شامل ہونے کیلئے اپنے ہمراہ لے کرآئے تھے۔

۱۹۵۰ءمیں قادیان میں حالات قدرے سازگار ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے منشاء کے مطابق درویشان کے اہل وعیال کوجو مجبوری حالات میں نقل مکانی کرچکے تھے پاکستان سے قادیان واپس بلوانے کی کارروائی کاآغاز کیاگیا۔۲۶افراد کاپہلا قافلہ گیارہ فیملیز پر مشتمل تھاجس نے پرمٹ سسٹم کے ماتحت ہردو حکومتوں کی منظوری سے آناتھا۔چنانچہ اس تعلق میں خاکسار جون ۱۹۵۱ءمیں دہلی گیاتووہاں جاکر محترم مولوی صاحب مرحوم کی معیت میں شری اجیت پرشاد جین وزیر بحالیات اور جناب رفیع احمد صاحب قدوائی سے ملاقات کر کے کوشش کی گئی اوراحمدیہ فیملیز کاپہلاگروپ جولائی ۱۹۵۱ءمیں قادیان آسکا۔

۱۹۵۷ءمیں احمدیہ ایریاکے مکانات کے تعلق میں محکمہ کسٹوڈین کے نوٹس اور صدرانجمن احمدیہ قادیان کی جائیدادوں کی بحالی کے سلسلہ میں جماعت کے مرکزی وفد نے سابق وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ۵۶-۴-۳۰کوملاقات کی مکرم مولوی صاحب مرحوم بھی بطور ممبراِس وفد میں شامل تھے ۱۹۶۵ءکے ہندوپاکستان جنگ کے زمانہ میں مکرم مولوی صاحب مرحوم کلکتہ میں بطور مبلغ انچارج مقرر تھے۔خاکسار بطور ناظر بیت المال وہاں مالی دورہ پر گیاہواتھا۔جنگ کے شروع ہونے کی اطلاع ملنے پروہاں کی جماعت کے مشورہ سے خاکسار اور مولوی صاحب مرحوم دہلی پہنچے تو معلوم ہواکہ بعض احمدیہ فیملیز جن کی Indian Nationality کے کاغذات زیر کارروائی تھے کوحکومت پنجاب کسی غلط فہمی کی بناء پرلدھیانہ جیل میں لے گئی تھی۔چنانچہ خاکسار اور مکرم مولوی صاحب مرحوم ۶۵-۹-۲۱کو شریمتی اندراگاندھی (جواُن دنوں وزیر نشریات تھیں) سے ملےاور مورخہ ۶۵-۹-۲۳کواپنے علاقہ کے .M.P پروفیسرD.C.Sharma کے ہمراہ ہم نے وزیر داخلہ شری گلزاری لال نندہ سے ملاقات کی اور اگلے روز ہی احمدیہ فیملیز کوواپس قادیان بھجوانے کی ہدایت جاری ہوگئی الحمدللہ۔مولوی صاحب مرحوم کو ۱۹۴۷ءمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دہلی قیام کرنے کی ہدایت فرمائی تھی چنانچہ آپ کاوہاں ایک لمباعرصہ قیام جماعتی کاموں کی تکمیل کیلئے نہایت مفید ثابت ہوااور جماعت کے کئی مسائل میں اُن کی بروقت کوشش کارگر ثابت ہوتی رہی۔

سابق صدر جمہوریہ ہند گیانی ذیل سنگھ سے احمدیہ وفد کی ملاقات اگست ۱۹۸۳ءمیں ہوئی جبکہ جماعت کی طرف سے قرآن مجید کاپنجابی زبان میں ترجمہ پیش کیاگیا۔شری راجیو گاندھی سے وفد کی ملاقات ۱۹۸۶ءمیں ہوئی اور شریR.Vankitta Ramanصدر جمہوریہ سے فروری ۱۹۸۸ءمیں ہندی زبان میں قرآن مجید کاترجمہ پیش کرنے کے سلسلہ میں ہوئی۔اِن تمام وفود میں مکرم مولوی صاحب مرحوم شریک ہوتے رہے۔ اپنی ملازمت کے آخری چند سال آپ قادیان میں بطور مدرس مدرسہ احمدیہ۔بطور ناظر امور عامہ اور ناظر دعوۃ وتبلیغ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی وفات سے جماعت ایک جید عالم دین سے محروم ہوگئی ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کوبلند فرماوے اور جماعت کواِن کے متبادل عالم مہیاکرتاچلاجائے۔ آمین

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/2 00
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 49 Thursday, 27 th July 2000 Issue No :30

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

قادیان میں ذیلی تنظیموں کے ملکی سالانہ اجتماعات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے بھارت کی تمام مجالس کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ذیلی تنظیموں کے ملکی سالانہ اجتماعات درج ذیل تفصیل سے قادیان میں منعقد ہوں گے۔

مجلس انصار اللہ بھارت کا اجتماع ۲۳۔۲۴ ستمبر بروز ہفتہ۔اتوار۔

لجنہ اماء اللہ بھارت ۲۵۔۲۶۔۲۷ ستمبر بروز سوموار منگلوار بدھوار۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت ۲۵۔۲۶۔۲۷ ستمبر بروز سوموار منگلوار بدھوار۔

انتخاب صدر مجلس:۔ اجتماع کے موقعہ پر منعقدہ مجلس شوریٰ میں آئندہ دو سال نومبر ۲۰۰۰ تا اکتوبر ۲۰۰۰ کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔

چک بہوڑو نمبر ۱۸ ضلع شیخوپورہ (پاکستان) میں

ایک احمدی مسلمان کو شہید کر دیا گیا

(پریس ڈیسک): پاکستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مورخہ ۸ ر جون ۲۰۰۰ء کو چک بہوڑو ضلع شیخوپورہ کے ایک احمدی مسلمان عبداللطیف صاحب کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تفصیلات کے مطابق چک بہوڑو میں ایک عرصہ سے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان کشیدگی چلی آرہی تھی۔ ملاں جماعت کے خلاف شرارت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے اور احمدیوں کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ تھانے میں جاکر یہ بیان دیا کہ ہم سڑک کے کنارے بیٹھے تھے کہ احمدیوں نے کار ہم پر چڑھا کر ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر چار احمدیوں کے خلاف مقدمہ کا اندراج ہو گیا۔

ایک دفعہ انہیں شرارت سوجھی اور انہوں نے رات کے وقت کاغذوں پر بسم اللہ لکھ کر گاؤں کی گلیوں میں پرزے پھینک دئے اور صبح مساجد میں لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اعلان شروع کر دئے کہ احمدی بسم اللہ اور قرآن مجید کی توہین کر رہے ہیں لوگوں کو اگر یہ کاغذ ملیں تو مسجد میں لے آئیں۔ اس موقع پر پولیس آئی اور تحقیق کی۔ گاؤں کے غیر احمدی شرفاء نے بیان دیا کہ احمدی ایسا کام نہیں کر سکتے۔ اس طرح مولویوں کا یہ حربہ بھی ناکام ہوا۔

فضا کو مزید مکدر کرنے کے لئے مولوی اللہ یار ارشد، مولوی اکرم طوفانی اور مولوی عبداللطیف شاہ کوٹی نے اس گاؤں میں آکر مورخہ ۲۹ ر مئی ۲۰۰۰ء کو ایک جلسہ کیا جس میں گاؤں والوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف جہاد کے لئے بھڑکایا۔

واقعات کے مطابق مورخہ ۸ ر جون ۲۰۰۰ء کو نماز عصر کے قریب گلی میں چند نوجوانوں کا جھگڑا ہو گیا اور انہوں نے ایک احمدی نوجوان کو پکڑ کر زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ اس کی ماں کو جب پتہ چلا تو وہ اپنے بچے کو چھڑانے کے لئے موقع پر پہنچی۔ ایک مخالف نوجوان نے اس پر بھی ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی مگر ایک اور احمدی لڑکے نے اسے ایسا کرنے سے باز رکھا۔

یہ واقعہ چونکہ جماعت احمدیہ کی مسجد کے قریب ہو رہا تھا مسجد سے چند احمدی معاملہ رفع دفع کرانے کے لئے پہنچے جن میں محمد امین صاحب اور عبداللطیف صاحب بھی تھے۔ ان کے پہنچتے ہی لڑائی میں بجائے کمی آنے کے اور شدت آگئی اور مخالف فریق نے احمدیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ محمد امین صاحب تو بھاگ کر اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو گئے مگر عبداللطیف صاحب کو یکے بعد دیگرے دو فائر لگے جس سے وہ موقع پر ہی شہید ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فائرنگ اتنی شدید تھی کہ مرحوم کی نعش اٹھانا مشکل ہو گیا۔ کافی دیر کے بعد جب فائرنگ میں کمی ہوئی تو احمدی مستورات نے ہمت کی اور جاکر نعش کو اٹھایا۔

مخالفین کی فائرنگ سے تین اور احمدی نوجوان خالد، مقصود اور مبارک احمد ٹانگوں پر گولیاں لگنے کی وجہ سے زخمی ہوئے۔ اور ایک اور احمدی زمیندار قمر الدین جو اپنے ڈیرے سے واپس آرہے تھے مخالفین کے ہتھے چڑھ گئے جنہوں نے انہیں بندوق کے بٹ مار مار کر شدید زخمی کر دیا۔

احباب کرام سے اپنے ان مظلوم احمدی بھائیوں کے لئے درد بھری دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پاکستان میں بسنے والے تمام احمدیوں کو محفوظ رکھے اور دشمن کے ہر طرح کے شر سے محفوظ رکھے۔

تحریک جدید ایک مستقل تحریک ہے

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے"۔

نیز آپ نے دعا کی ہے کہ:۔

"اگر تمہیں تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے"

احباب جماعت بھارت سے گذارش ہے کہ اس مبارک تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں اپنے وعدوں کا جائزہ لیں جن کے بقایا جات ہیں وہ بقایا جات کی جلد ادائیگی کریں۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

اعلان نتیجہ انعامی مقالہ

درسی سال 2000-1999 کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ بھارت کی طرف سے انعامی مقالہ کیلئے "قرآن نے دنیا کے علوم کو کیا دیا" عنوان رکھا گیا تھا درج ذیل تفصیل کے مطابق اُمیدوار اول دوم و سوم قرار پائے۔ خدا تعالیٰ ان کی کامیابی مبارک کرے نیز مزید علوم سے نوازے۔

۱۔ شیخ مجاہد احمد قادیان اول ۲۔ وسیم احمد اعظم عثمان آباد دوم ۳۔ فضل حق خان مبلغ سلسلہ سوم

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اعلان بابت صنعتی نمائش

انشاء اللہ امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ جو ۲۵ تا ۲۷ ستمبر کی تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہو رہا ہے کے موقعہ پر ایک صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جارہا ہے جس میں مختلف ٹریڈز (صنعتوں) سے تعلق رکھنے والے احباب اپنے اپنے صنعتی نمونے پیش کر سکتے ہیں۔ اس میں شریک ہونے والوں کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ طلباء بھی اپنی دستکاری کی چیزیں پیش کر سکتے ہیں۔

اول دوم سوم آنے والوں کو انعامات دئے جائیں گے تمام قائدین و عہدیداران سے درخواست ہیکہ اس سلسلہ میں مجالس میں پر زور تحریک کریں اور صاحبان صنعت و حرفت کو اس میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ حصہ لینے والے احباب اجتماع کی تاریخ سے کم از کم دس روز قبل دفتر کو آگاہ کریں۔ تاکہ اسکے مطابق انتظام کیا جاسکے۔

(صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت)

بقیہ رپورٹ: دورہ انڈونیشیا از صفحہ نمبر ۲

۹۰۰ سے زائد احباب نے بیعت کی سعادت حاصل کی اور احمدیت قبول کی۔ حضور انور کے دست مبارک پر ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ نے ہاتھ رکھا۔ یہ ممبر پارلیمنٹ اپنے ساتھ ۲۲۰ آدمی لائے تھے ان سبھی نے بیعت کی۔ بیعت کے دوران ممبر پارلیمنٹ وفور جذبات سے روتے رہے۔ بعد میں حضور انور نے ان کو محبت سے گلے لگایا اور خاص طور پر دعائیں دیں۔ انڈونیشیا میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دست مبارک پر براہ راست بیعت کا یہ پہلا تاریخی موقعہ تھا۔ احباب جماعت اس سفر کی غیر معمولی کامیابی اور نہایت مبارک ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ